اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر چہارم و پنجم و ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہبیہ بین اہل السنۃ

CHECKED
Date..............

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (روساء ۱۲
روپیہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار
سے کم ہے ۲ روپیہ لیئے جاتے ہین - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین
روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس سے
ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے
تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ - رعایتی عہ - ادنی ۱۲
اقل

ابو سعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہ

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا
تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی
پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہی کہ خاکسار (ایڈیٹر)
۱۵ اگست سے ۱۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین
ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا -
اسی اثنا میں بنگالہ کا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ
گشت رہتا تھا تمام ایام
ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ
گویا
اٹھا
ضروریات کے متعلق
رسالہ کی مضمون نویسی

LIBRARY

درج ہوکر وہ
بھی تجربہ ہو گیا ہے
جو صاحب ہمارے
تجربہ و بیان کو
صحیح سمجھین
کتاب مذکور
کرین یہ موسم
اس کی استعمال
کے لیئے عمدہ
ہے - نشان
مولوی عبد الرحمن
صاحب شاہ پور
ضلع مظفر نگر
قیمت فی شیشی
یا اعلام
خیر خواہی اہل
اسلام کی نظر سے
ہو اہی اور
جاتا کہ جیسا اس
گذشتہ
اٹھایا ہے اور
مسلمان
ہمنے کبھی کوئی اشتہار
لیکر درج رسالہ نہین کیا

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین وخریداران اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیرحاضری کو معاف فرمائینگے خصوصاً اسوقت جبکہ ہماری اس تگ ودو کا عمدہ ومفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرمائینگے اسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون وخریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کرکے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیرحاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق۔

معاونین کی خدمت مین ضروری التماسات

اوّل

باقیات ۱۸۸۵ء کے لئے جنوری ۱۸۸۶ء سے یاددہانی ہو رہی ہے۔ جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی۔ اور طرفہ یہ کہ آخری یاددہی جو اگست ۱۸۸۶ء سے ہوئی ہے ہیرنگ خطوط کے ذریعہ سے عمل مین آئی ہے۔ اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی۔ اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز اسکے وصاف کہ اپنے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کی خدمتمین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین۔ ہم انکے پچھلے حساب کو لیوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیر باری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین۔ اور اگر ادائے قیمت کی نیت ہے تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جوابدین۔ اور اسمین ادائے قیمت کا جبتک لینا چاہین وعدہ مقرر کرین اس التماس پربھی وہ سکوت اختیار کرینگے تو ان کے نام ہیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ اور جس خریدار نے ہمارا ہیرنگ خط ریفوز کرکے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا۔

التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" مندرج ہے دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین۔ ازانجملہ تقریباً ایکسو کاپی تو بلاقیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی خدمتمین پیش ہوا۔ باقیماندہ سو سے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام بسبیل ویلیو روانہ کی گئین۔ ازانجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین۔ وزیرآباد۔ کراچی۔ چہانگا مانگا۔ الہ آباد۔ منڈکلوا

کاکو ۔ نابھہ ۔ کہوڑی ۔ کوہ منصوری) ارادہ خریداری ومعاونت ظاہر کیا ۔ اور بعض صاحبوں نے زراعانت بھی ارسال فرمایا ہے ✤

(۴۰) خریداروں نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونوں کے جنکے مواضع قیام یہ ہیں لاہور ۔ لودہانہ ۔ انبالہ ہوشیارپور ۔ دہلی ۔ ناگپور ۔ جبلپور ۔ آرہ ۔ بنارس ۔ بمبی ۔ شملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان) سنور (حال کوئٹہ) غازیپور ۔ ڈیرہ دون کچھہ روپیہ ارسال کیا ہے ۔ مگر وہ صرف نمبر اوّل کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہیں اعانت ہے ۔ اس سے انکا آئندہ کے لئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہیں ہوتا اور (۲) صاحبوں نے (جنکی مواضع سکونت رحیم آباد ۔ پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہے اس سے بھی انکی آئندہ خریداری ومعاونت کا حال معلوم نہیں ہوتا باقیماندہ ۹۴ خریداروں نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہیں ۔ مدراس ۔ مردان ۔ بنگلور ۔ راولپنڈی ۔ جونپور ۔ میانمیر (حال امرتسر) پٹنہ ۔ شکرگڈہ ۔ حیدرآباد دکن ۔ عدن ۔ مظفرگڈہ ۔ ملتان ۔ جہلم ۔ انارکلی لاہور ۔ علیگڈہ ۔ منٹگمری ۔ پیپہانہ ۔ گنگوہ ۔ مالیرکوٹلہ ۔ کرنول ۔ پشاور ۔ امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے ۔ نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آئندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے ✤

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون ”نواب صاحب بہوپال اور اُن کے اسلامی یا ملکی بہائی“ درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ میں تیار ہوکر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کی خدمتمین) روانہ ہوا ہے ۔ باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین وہ انگی نمبر ۲ سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آئندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ✤

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق و ارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ✤

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریداروں کو وصول ہوچکا ہے قیمت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آئندہ ان خریداروں کے لئے جن کی

نہ ہوسکیگی کوئی کاپی نہ چھپوائینگے صرف ان چند کاپیون کے چھپوانے پر (جو گورنمنٹ
مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے مکتفی ہون اکتفا کرین گے ۔

پہر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب نپائینگے
اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پر ناخطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے ۔ اِس کا
طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے
جواب مین جو کچھ مناسب سمجہین جلد ظاہر کرین ۔ صوم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند
شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ
کیا گیا ہے حرج متصور ہے ۔

التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے
توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑہا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے
ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا ۔ اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے ۔ ان کیخدمت
مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے ۔ "کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ
معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے
ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین ۔ ورنہ اپنے آپ کو ایک روپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے)
خریدار سمجہین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجہا جائیگا
اور ۱۸۸۶ء سے اسی حساب کے مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا ۔ جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۶ء آیا
ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب
نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی
رسید استد بہیجین ۔

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{ قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی نہین ❊ }

سنہ ۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد❊ مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپس مین متلازم ہین جب مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا — (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب۔ تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

❊ یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴؍ قیمت ارسال ہو سکتے ہین —

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ ”مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین“ اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

نوکری ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور (۴) اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہرحال اور مطلقاً منع نہین ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین سے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع ومشاہدہ مین بہی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کردیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین جنکی تحریکا

ہین جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کرسکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع ومعاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بننا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہوکر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار واعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام وحسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کہانا نہ پہنچاسکے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاسکے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہوجاوے۔ بھر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی بخواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے۔"

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی وکمالات کو تسلیم کرلیا ہے۔

(انتخاب جلد ۴ صفحہ ۹۶)

ہم جلد ۶ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا" جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہے سونے چاندی ثروت وشوکت جاہ وحشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لیئے ناموزون ونامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہے جو خدا سے اور آخرت سے غافل کیے ہے ؎

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن ✤ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہے - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ وخیال فاسدہ پھیل گئے تو ان توہمات وتعصبات نے انکو ترقی وکمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پھر صفحہ ۲۴ / ۱ بحوالہ کلام غیر کہا ہے - "عُلوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارٹ جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت ولیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہے - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہے کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم وفنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا وین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کئے -

فنون ودستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر سیکھو لی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اسکے لئے دنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" **دوسرا** مضمون "**اقسام ملازمت**" جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

تمدن اسلام صفحہ ۹۶

گھڑی بطور تحفہ کے شارلیمن بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجن ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی - گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہوئی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے ان مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی ان قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین ان سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی انکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ایشیا تک پہونچی تو اسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہو گئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے -

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے - جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجہکر اس مین سعی نکرین -

بعض ہندوستانیون

ان کے کوئی نہ تھا "

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۶۶ کہا ہے - بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال و مقال ہے کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے - پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت و ترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے - مسلمانون کو چاہیے کہ صرف دینی علوم پڑہین - اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑہین - پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین -

اس خیال و مقال کے دو جواب ہین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن نے* ان لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و فائیت حاصل کرنے کے تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑھنے پڑھاتے ہین - اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور ون سے کرا دیتا ہے اور پکّی پکائی بہجوا دیتا ہے - بلکہ یہہ تجویز و تائید ان لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے - ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا کو

* یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جسکا بمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اس مضمون شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بھائیون کے (جو اپنی قصور کا الزام مذہب یا قضا و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھ رہے ہین اور باین خیال وہ ہاتھ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس خام عذر کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھ مین ہین جو اسوقت دخیل

ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نکرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نکر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندؤن کی زبان ہے۔ فارسی ہی آتش پرستونکی

تعلیق حاشیہ صفحہ ۹۶

اور شہر کار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہمارے ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل و وایسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اُٹھا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

ضمیمہ حاشیہ صفحہ ۹۰

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے کرائی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنی مقدس کلام (قرآن مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قرآن پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم۔ (ابراہیم ع ۱)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بھیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی

و احکام بیان کرے۔

خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا اور قرآن مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اُتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسناد زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیہود حتی کتبت للنبی صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ حسب مواقع اسنا ہمواری تعداد کو برابر کرنیکی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لیے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکہین

كتبه واقرأته كتبهم - (بخاری ص۱۰۲۸)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لیے خط لکہدیتا اور انکے خط پڑہدیتا تہا اور اگر سبہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے ان آیات قرآن کا کہ خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے

وعلم آدم الاسماء كلها (بقرع ۱۲) -

ومن آياته خلق السموات والارض واختلاف السنتكم والوانكم - (روم ع ۳)

اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے بہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہے × × × تو اس صورت مین آسانی سے جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبہی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

صفحہ ۹۰

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکہنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی - × × × ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہوجاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنے سے انکا انگریزی نہ پڑہنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتہ مذہبی

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفتروں میں مسلمان کتنے مقرر ہیں۔ اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ میں درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸۔ اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسایل بھی بہم پہنچادین۔ جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین۔ × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے۔ اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف امتین پائے نہین جاتے۔

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے۔ انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین۔ الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام۔ اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرررسان ہے"۔ انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کرسکتے۔ قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین"۔ نمبر اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا گیا ہے کہ اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہوکر مفلوک ہوجائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہوجاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہوجائے جبکہ ان کو بھی

برلانے کے لئے بنگال گورنمنٹ نے رونیو بورڈ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین "۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۳۱۵ بجواب اس سوال کے "کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اُسمین انکو نوکری (مسلمان کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجائے خود یا کسیکی نوکری سے کرنا ناجائز نہوگا"

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے "مسلمان (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ

[illegible] صفحہ ۹۶

گرانبار ہین یا نہین ؟

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے ۔ کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے ۔ بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہوچکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین ؎

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجہے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین یہ عام دنیا دار ہین جو حرفت ۔ تجارت ۔ ملازمت ۔ تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین ۔ اِن مواعظ و نصائح مین دونو فریق کے لئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین ۔

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی ندینگے انکے مذہب و قومیّت کا قیام بھی ناممکن ہے ۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبہی مسلمان علما و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کردین یا ہر مدرسہ خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل کے

[illegible] صفحہ ۹۶

بنگال کے ۲۴ پرگنہ کے مالی سرشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین ۔ ہوگلی بردوان اور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے ۔ جج ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین ۔ دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جنرل کسٹم ہوس اسٹامپ واسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے ؂

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین ۔ جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت وشریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب وقومیت کو قائم رکھین مذہب وقومیت کا قائم رہنا ہرگز ممکن ومتصور نہین جبتک کہ قوم مین صاحب ثروت وشوکت وشرکار سلطنت پیدا نہون ۔

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت وشوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن وبا امن ۔ اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر وادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر ودرس کیلئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے ۔ اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر وادبار سے خود ہی قومیت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل وذمہ دار کون ہوگا ۔

فریق ثانی کو ان مواعظ ونصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب وروز تحصیل علوم ووسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل وتکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیت کا جزو یا شرط ہے ۔ لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیت مین نقصان متصور ہوگا ؂

نقلها تا صفحه ۹۶

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنے کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑھاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلئے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جنکا وہ واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین مگر اسکی تاثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے - ریونیو بورڈ نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ع تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈہائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر سنہ ۱۸۸۶ع مین بی اے مین انکی تعداد سوا چھ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سوا نو سے کچھ کم تھی - اغلب ہے کہ درجہ اوسط کی تعلیم مین ان لوگون نے اور زیادہ ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد و برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکھلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلئے جناب ممدوح نے تہوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان مقرر ہین* -

* اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل ریمارک کیا ہے " لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہے ہم قیاس کرتے ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہے اس سبب سے ہم رائے دیتے ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اسبارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہوجائیگی " -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسیقدر ترمیم کیا جاوے کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑہنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کے لئے دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہیئے کہ جو فارسی پڑہنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست تیار کرلی چاہیئے اور تمام حکام کے پاس بہیجنی چاہیئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری عہدون پر امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی مسلمان نہین ہے وہان کے افسر کو چاہیئے کہ قابل و مستحق مسلمان کو مقرر کرین اور خبرگیران رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے ہین اُنکو خیال رکھنا چاہیئے کہ ضرورت وقت کے سوا اَور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال رکھا جاوے تا کہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نہ گرے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ وہ جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے"۔

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر چشم دل سے شکرگذار ہین - اور اپنے تمام اسلامی بہائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا زیب عنوان کرچکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ آسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بہائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب ذلت و افلاس سے نکالین ۔ اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑہنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائینگے اور اپنے تصور (کاہلی و سستی) کا الزام گورنمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا و قدر کے ذمہ لگائینگے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین۔

رزولیوشن گورنمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھہ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی و احتساب کے مطابق جہوٹی عذر آورونکی خوب خبر لی ہے ۔ اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا۔

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ مین فرمایا ہے ۔ "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو کفر اور زندقہ سمجھتے ہین ۔ یہہ بھی شاید یقین کرتے ہونگے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین۔ اوّل تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنی کوٹھے کٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کُھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین ۔

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ ۔۔۔ جب آنکھ کُھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچارگی کی تصویر کھینچدی ہے ۔ اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا۔ اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دیے۔ دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہوکر بڑھ رہی ہین سب سے بہت سے ہین تو ہماری بہائی اہل اسلام چپنتے چپنتے گلے بیٹھ گئے ۔ لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہماری بھائی ہاری کی طرح گرے تو پھر اٹھنا محال ۔

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن یہ
استحالہ اُنہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے۔ انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین۔ اسکے
لمبے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بلارہے ہین۔ لیکن مسلمانون کی اعضاء
سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہو گئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی
صلاحیت نہین رہی۔ وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سودا دیماغون کا تنقیہ کرین
تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون۔

ذیل مین ہزآنر سر ریورس ٹامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ
شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہی۔ اس رزولیوشن مین ہز ایکسلینسی
نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت
کسقدر زور دے رہے ہین۔ بنگال کے ۴۴ پرگنون کے مالی سرشتون مین ۲۱۵ عمال ہین
جن مین مسلمان صرف چھ ہین۔ سب جج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان۔
کیا یہ بات شرم کے قابل نہین؟ ہنود مین اہل اسلام سے کونسی بات زیادہ ہے۔ بلکہ عموماً اہل اسلام
قابلیت جودت ذہن و ذکا مین ہنود سے بڑھی ہوئی ہین۔ لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے
بڑھ گئے ہین۔ مسلمانون کے کانشنس کچھ ایسے بحس ہوگئے ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت
سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہے۔

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کونسی عقلی و نقلی
قباحت* ہے۔ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین۔ مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت
مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کر دیا ہے یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ
آب کف افسوس مل رہے ہین دونو کی حالت افسوس کے قابل ہے۔ خدا تعالی ہماری حالت پر رحم کرے“۔

* قباحت کوئی نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۵ مین بدلائل عقلی و نقلی (قرآن و حدیث) ثابت ہوچکا ہے۔ یہ صرف
کچھ بکرنیکی بہانے ہین۔ کیا اچھا کسی نے کہا ہے ؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ٭ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اب بات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور - لوہانہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین محرم دسہرہ پہ ہوئے ہین ان کا منشا دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی گاؤکشی ہے -

یہی امر ہمکو ترین **عقل وقیاس** معلوم ہوتا ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم و خوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا "ہمارے گھر مین آج غم ہے تم اپنے بیاہ مین کیون خوشیان مناتے اور ڈھول بجاتے ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے -

قانون قدرت بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحۂ ہستی پہ ایک گھر غم و الم کے سامان درپیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش و طرب مہیا - پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکر جرأت ہوسکتی ہے -

اس عقل و قدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے - بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کر چکے ہین یا کچھ اور -

واقعات نفس الامر کی طرف ہم رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اسی امر پر شہادت پاتے ہین جسپر عموماً اخبار متفق ہین اور **عقل و قانون قدرت** اس کے مجوز و مصدق

ان واقعات سے سردست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پُرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد۔

پُرانا واقعہ یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جنسے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم لیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹادین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین۔ اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا۔ اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یورپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پر مجبور کر دینے والا تھا۔

اس میموریل پر ان کی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروضہ کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلٰے پارلیمنٹ مین بُلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے۔

ان کے زمانۂ وفات سے اب تک ان کے پکے اور دلاور پیرو اسی دُھن مین لگے ہوئے ہین۔ کہ جس طرح ہوسکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اٹھادین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہے ہین۔

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو بہ ضرورت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہمارے مفروضہ معتقد اور مذہبی رعب پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر او رپس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ۔ یہ ہماری ہر سال کی رپٹ اور عدالت کی دار و گیر ان جانون

اور جہلنجانون) سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی تاہبائی گاؤکشی چھوڑا دین گے۔

تازہ واقعہ یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر نہ دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمد شاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین میدان اور بھی صاف ہوگیا اور ہندؤن کو موقع ملا کہ وہ اپنا معمولی جھگڑا گاؤکشی برپا کرین۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑہگیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جب باہم صلح وصفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اُسوقت ہندؤن کی طرف سے اوّل یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کردینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر یہ امر بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ اُنھون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان چشتیہ مین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے اور اسی اثنا مین ہندؤن کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے اور بھی ان مخالفت کی خیالات کو

بڑہا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر بکرریٹہ کر رنظر ثانی سکے لئیے ایسا ہوا - مگر غلبۂ قومی نے ہندو صاحبان پر اسکا کچہہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنا لیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر مترقبہ بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پچہلی تواریخ فساد کی تہی اب اس سال عید الضحی کے موقع پر چند ہندو عہدہ داران نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کرکے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون نے بڑے زور سے اپنے ہندون ہمعصرون کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی - دوپہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان اردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بہیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ شروع کیا - "

یہ دونو واقعے سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ رائے جسپر عقل و قانون قدرت کی بہی شہادت پائی جاتی ہے لائق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین اس فساد کے انسداد کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی صورت ہے جو ذیل مین معروض ہین

*: دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر پیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض سپرنٹنڈنٹ کرنیکی بابت مین انہون نے (۲۰) نومبر کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے -

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤکشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنی رائے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکے حق مین مفید ہوگی تو بکطرفہ اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی - بلکہ گورنمنٹ کی خدمت مین وہ دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونون مین سے جس ایک صورت کو گورنمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھے عمل مین لا وے -

ایک صورت یہی کہ گاؤکشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمشنرون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائین گے - اور بخوشی خاطر گورنمنٹ اور اپنے زیر دست ہم وطنون (مسلمانون) کو محبت کی نگاہ سے دیکھین گے - اور بیچارہ و درماندہ گروہ یعنی مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض ہونگے جسکی دو وجہ ہین - اوّل یہی انکی کم زوری و بے دست پائی - دوسری یہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے کہا نہین تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندوون کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے - اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئی تو ناچار اسمین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہ کہ گاؤکشی کو ایسا وسیع کردے کہ ہندوون کو اسکے انسداد و موقوفی کی کسی عمل و تدبیر سے طمع نہ رہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بھائی صاحب زور و زر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیر دست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائین گے اور یہہ خیال فرمائین گے کہ جب ہماری زبردست قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیر دست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤکشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے - ان طرق کو ہم اسوقت عرض کرین گے جبکہ صورت دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے۔

مگر دست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی) کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بھائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جاسے گا۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض ومداخلت چاہتے ہین۔

وہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین۔

وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقاء حکم گاؤکشی کے کہ اسمین ہندؤن کے مذہب اور فعل سے مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہے گو اس کے مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایک دن شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اذان کہنا اور بتون کی عبادت نکرنا اور عیسائیونکا

پر جون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہے یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے - جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے - اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا مستحق نہین ہے* - ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا دودھ اور گھی - بلکہ اس سے بھی بڑھکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کے مذہب مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی یقین ہے -

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آیندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے - اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر (جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا -

عملی کارروائی یہہ ہو کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق) مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پوری حفاظت کرے -

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت مقصود ہے جس مین کسی قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعایت

اسمین موجود ہے لہذا اس سے ہندؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موقوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے ۔

اہل حدیث کا خطاب (''اہلحدیث'') پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون ''اہل حدیث قدیم ہین یا جدید'' بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ہ ثابت کر چکے ہین ۔

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی متصور نہین ہے ۔ اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب اب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور اب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے مین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے'' وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے ۔

اس دعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہیں۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض وخیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہاء مذاہب کو مراد نہیں ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفوں کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہاء کے مقابلہ میں ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان و مقلدین کی دل آزردگی ہوگی۔

اس دلیل کی تفصیل میں ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہیں۔

فتاوی[۱] حمادیہ میں بذیل کتاب حدود اور رد المحتار[۲] مطبوعہ مصر کی جلد ۳ میں بصفحہ ۱۹۰

حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترك مذهبه فیقرء خلف الامام و یرفع یدیه عند الانحطاط و نحو ذلك فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذه و اطرق راسه النکاح جایز۔ (فتاوی حمادیہ و رد المحتار صفحہ ۱۹۰ جلد ۳)

نقل کیا ہے کہ ابو بکر جوزجانی کے عہد میں امام ابو حنیفہؒ کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا تو اُسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز میں رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو میں تجھے لڑکی کا نکاح کر دونگا اس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابو بکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا۔ تا آخر۔

اور رد المحتار جلد ۳ میں بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح[۳] اصول بزدوی

وفی شرح اصول البزدوی للعلامة الاکمل قال اکثر اصحابنا و اکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتها و حرمتها قبل وروده علی الاباحة

میں ہے کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قایل ہیں کہ جن چیزوں کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہوہ مباح الاصل

وهي الاصل فيها حتى ابيح لمن لم يبلغه
الشرع ان ياكل ماشاء واليه اشار
محمد في الاكراه حيث قال اكل الميتة
وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل
الاباحة اصلاً والحرمة بعارض
النهي وهو قول الجبائي وابي هاشم
واصحاب الظاهر وقال بعض اصحابنا و
بعض اصحاب الشافعي ومعتزلة بغداد
انها على الحظر وقالت الاشعرية وعامة
اهل الحديث انها على الوقف حتى ان من
لم يبلغه الشرع يتوقف ولا يتناول شيئاً
(رد المختار جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت
نہ پہنچے سب کچھہ کہا لینا مباح ہے۔ اسی کی طرف
امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو
شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے
انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار
دیا ہے اور حرمت اشیاء کو نہی شارع کے سبب سے
عارضی ٹہرایا ہے یہی جبائی اور ابو ہاشم اور
ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل
مذہب اور امام شافعیؒ کے بعض پیرو اور بغداد
کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون
مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا
مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز
کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے۔

(۴) (۵)
ایسا ہی مسلم الثبوت کے متن اور حاشیہ منہیہ اور ملا مبین کے حاشیہ مسلم مین
تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علماء کا اختلاف بیان کیا اور اس مین

واما الخلاف المنقول عن اهل السنة
ان الاصل في الاحكام الاباحة اي
ليس في الفعل ثواب ولا في الترك عقاب
كما هو اي الاصل الاباحة عند اكثر
الحنفية والشافعية قال الحاشية منهم
العراقيون قالوا واليه اشار محمد فيمن هدد

مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ وشافعیہ کے
مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ
ملا مبین کی عبارت با ترجمہ نقل کیجاتی ہے۔
اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہے
جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر
حنفیہ وشافعیہ کا مذہب ہے مصنف نے حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل
حتى قتل يقول خفت ان يكون آثماً لان
اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل
الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي
كذا في التقرير انتهى او الاصل الحظر
كما ذهب اليه اي الى الحظر غيرهم اي غير
اكثر الحنفية والشافعية قال في الحاشية
منهم ابو منصور الماتريدي وصاحب
الهداية وعامة اهل الحديث
(حاشیہ مسلم للامبیٹھی)

میں کہا ہے کہ عراقی فقہا رحنفیہ اسی مذہب
والوں میں ہیں وہ کہتے ہیں اسی مذہب اباحت
کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول میں
اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب
پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار
نہ کھاوے اور شراب نہ پئے تو مجھے خوف ہے کہ
وہ گناہگار ہوگا۔ کیونکہ مردار و شراب تو
صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہیں۔ اس
قول میں انہوں نے اباحت کو اصلی ٹھہرایا
ہے اور حرمت کو عارضی۔ یا وہ اصل حکم
ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہیں۔ ان کی تمثیل میں مصنف
نے حاشیہ منہیہ میں کہا ہے کہ از انجملہ امام ابو منصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہیں اور
اکثر اہلحدیث۔

(۶) اشباہ والنظائر اور (۷) حموی شرح اشباہ والنظائر مطبوعہ کلکتہ میں بصفحہ ۱۰۰
لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ اصل حکم اشیاء کا حرمت ہے ان کی

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر
ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير
اذنه لا يجوز۔
(حموی شرح اشباہ والنظائر صفحہ)

دلیل یہ ہے کہ ملک غیر میں بلا اذن اسکو
تصرف جائز نہیں ہے۔
(۸) اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی
کتاب الذبائح میں بصفحہ ۱۵۳ کہا ہے اگر
کوئی معترض کہے کہ تمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) یہ نام کیونکر
معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ بھی دعویٰ کرتے ہیں اہل حق کے

فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم وكل واحد من هذه الفرق يدعي انه عليه قلت ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة هذه الصنعة علماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح الاحاديث في امور رسول الله صلعم واحواله وافعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم باحسان مثل امام البخاري ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل المشرق والمغرب على صحة ما اورده في كتبهم من امور النبي صلعم واصحابه رضي الله عنهم

جواب مین مین کہون گا کہ یہ بات صرف دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے نہین ہے بلکہ اس امر کے پرکھنے والون او اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و صحابہ و تابعین کے احوال و افعال و اقوال مین حدیثین جمع کی ہین ـ

(۸) اور ملا علی قاری کی شرح **فقہ اکبر** مین ہے کہ از انجملہ ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر و درست ہے امام حنیفہؒ و سفیان ثوری و امام مالک و اوزاعی و شافعی و احمد اور اکثر فقہا

منها ان ايمان المقلد الذي لا دليل معه صحيح قال ابو حنيفة وسفيان الثوري ومالك والاوزاعي والشافعي واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث مؤمنا ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

اور اہل حدیث کہتے ہین کہ اسکا ایمان صحیح ہے مگر وہ مقلد ترک بدلیل کے ترک کرنیسے گناہگار رہے ـ

اور رد المحتار جلد ۳ مین بصفحہ ۲۹۳ و صفحہ ۳۰۹ فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانون کی خونریزی اور

وذكر في فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث

مالون کو حلال سمجھتے ہین اور صحابہ کو کافر بتاتے ہین اکثر فقہا اور اہل حدیث کے نزدیک باغیون کے حکم مین ہین بعض

حکم البغاة و ذهب بعض اهل الحديث الى انهم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم احدا وافق اهل الحديث على تكفيرهم وهذا يقتضي نقل اجماع الفقهاء۔

(رد المختار ص۲۹۳ و ص۳۰۹ جلد ۳)

اہلحدیث یہ کہتے ہین کہ وہ مرتد ہین امام ابن المنذر فرماتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ ان اہلحدیث کا اس تکفیر خوارج مین کوئی اور موافق وہم خیال گذرا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کا عدم تکفیر پر اجماع ہے ۔

لنا ان القنوت للنازلة مستمر لم ينسخ وبه قال جماعة من اهل الحديث وحملوا عليه حديث ابي جعفر عن انس ما زال يقنت حتى فارق الدنيا اي عند النوازل۔

(فتح القدير ص۱۸۸)

اور (۱۰) فتح القدیر جلد اول مطبوعہ لکھنؤ مین بصفحہ ۱۰۸ لکہا ہے کہ حوادث کے وقت نمازون مین دعاء قنوت پڑہنا برابر جاری رہا ہے اور منسوخ نہین ہوا ۔ اور اسی امر کی ایک جماعت اہلحدیث قائل ہے اور انہون نے حدیث انس کو کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ قنوت پڑہتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوئے اس قنوت حوادث پر محمول کیا ہے ۔

اور (۱۱) بحر الرائق کی جلد اول مین بصفحہ ۲۶۴ کہا ہے کہ (۱۲) شرح نقایہ مین بحوالہ (۱۳) غایہ بیان کیا ہے کہ

في شرح النقاية معزيا الى الغاية وان نزل بالمسلمين نازلة قنت الامام في صلوة الجهر وهو قول الثوري واحمد وقال جمهور اهل الحديث القنوت عند النوازل مشروع في الصلوة كلها۔

(بحر الرائق ص۲۶۴)

اگر مسلمانون پر کوئی حادثہ واقع ہو تو امام جہری نمازون مین دعاء قنوت پڑھے اور یہی سفیان ثوری اور امام احمد حنبل کا قول ہے اور اکثر اہلحدیث کا یہہ مذہب ہے کہ حوادث کے وقت سبھی نمازون مین سری ہون خواہ دعاء قنوت مشروع ہے ۔

اور (۱۴) مستملی کی جلد اول مین بصفحہ ۴۰۷ حنفی مذہب مین بجز وتر دعاء قنوت کا

او يحمل على قنوت النوازل كما اختاره

مسنون نہونا بیان کرکے کہا ہے کہ جس قنوت کا

بعض اہل الحدیث انہ علیہ الصلوۃ والسلام لم یزل یقنت فی النوازل (مستملی صفحہ ۳۲۲)

ذکر حدیث میں ہے اس سے وہ قنوت مراد ہے جو حوادث کے وقت پڑھا جاتا ہے چنانچہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔

اور رد المحتار مطبوعہ مصر کی جلد اول میں صفحہ ۴۵۱ ۔ اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی جلد

وقیل فی الکل قد علمت ان ھذا السم نقل بہ الا الشافعی وعزاہ فی البحر الی جمہور اہل الحدیث فکان ینبغی عزوہ الیہم لئلا یوھم انہ قول فی المذھب۔ (رد المحتار وطحطاوی)

اول میں صفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ یہ جو درمختار میں کہا ہے کہ بقول بعض سبھی نمازوں میں (سری ہوں خواہ جہری) قنوت پڑھے اس سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول بھی حنفی مذہب میں ہے مگر یہ تو جان چکا ہے

کہ اس مسئلہ کا بجز شافعی کوئی امام قائل نہیں ۔ اور بحر الرائق میں اس مسئلہ کو جمہور اہلحدیث کیطرف منسوب کیا ہے اسصورت میں صاحب درمختار کو مناسب تھا کہ اس مسئلہ کو امام شافعی اور اہلحدیث کی طرف منسوب کرتا تاکہ اسکے کلام سے یہ وہم نہوتا کہ یہ حنفی مذہب میں ایک قول ہے ۔

اور خلاصہ کیدانی (۱۵) میں ہے نماز میں دسواں فعل حرام (حنفی مذہب میں)

العاشر الاشارۃ بالسبابۃ کاھل الحدیث (خلاصہ کیدانی)

انگلی سے اشارہ کرنا ہے جیسے اہل حدیث کرتے ہیں ۔

علامہ تفتازانی کی شرح خلاصہ کیدانی (۱۶) میں ہے رفع یدین اس محل میں جہاں

ورفع الیدین فی غیر ما شرع اراد بہ نفی الرفع بعد الرکوع فی القومۃ الی الصدر نحو القبلۃ کما یرفع للدعاء (شرح خلاصہ کیدانی)

شرع کا حکم نہیں اس سے رکوع کے بعد قومہ میں رفع یدین کرنے کی جیسا کہ شافعی اور اہلحدیث کرتے ہیں نفی کرنا مراد ہے ۔ کیونکہ وہی لوگ قومہ میں سینہ تک قبلہ کی طرف ہاتھ اٹھاتے

ہین جیسے دعا مین اٹھائے جاتے ہین -

یہہ ملحوظ رہے کہ کتب مذہب حنفی کی عبارتین ہین جن مین متوفی علما حنفیہ متقدمین و متاخرین کی اس امر پر شہادتین پائی جاتی ہین کہ ان علمار نے ایک خاص فرقہ کو جو نہ حنفی کہلاتا نہ شافعی اہلحدیث کہا ہے اور حنفیہ و شافعیہ وغیرہ اہل مذاہب کے مقابلہ مین اُن کا ذکر کیا ہے -

ایسی ہی ہمنے موجودہ علمار حنفیہ ہندوستان وپنجاب کے (جن مین بعض علمار کا حنفی مذہب مین پیشوا ہونا تمام ہندوستان مین مسلم ہے اور بعض علمار کا پنجاب مین) شہادتین حاصل کی ہین - ان علمار کے نام نامی ہم تب ظاہر و مشتہر کرینگے جب ان کے فتوے کی نسبت اور علمار حنفیہ کی بلا روے رعایت رائے حاصل کر لین گے - اور اُن کے انصاف و بے تعصبی کا امتحان کرین گے - بالفعل صرف ان کا فتویٰ ذیل مین نقل کرتے ہین -

سوال

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید اور ان کا یہ خطاب فقہار حنفیہ وغیرہ نے اپنی کتابون مین مسلم رکھا ہے یا نہین -

جواب

اہلحدیث قدیم ہین جنکے اکابر امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہین - اور یہ خطاب اُن کے لئے ہمارے فقہار مذاہب نے تسلیم کیا ہے اور اپنی پرانی کتابون مین انکے حق مین استعمال کیا ہے شرح نقایہ - بحر الرائق - طحطاوی - فتح القدیر - اشباہ والنظایر - مستملی وغیرہ مین بذیل مسئلہ قنوت نوازل - اور فتاوی حمادیہ مین بضمن کتاب الحدود - اور طحطاوی مین بذیل کتاب الذبایح - اور حاشیہ منہیہ مسلم مین بضمن مسئلہ حکم قبل بعثت - در مختار - و شامی - و صراط مستقیم وغیرہ مین اس گروہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے "

ان شہادتون کو پڑھکر پانیکہ موجودہ مسلمانان ہندوستان وپنجاب سے جو غالباً حنفی المذہب

ہین ہرگز ممکن و متوقع نہین ہے کہ وہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے پر دل آزردہ ہون اور اُن کے اس خطاب مین اپنے اہلحدیث ہونے کیطرف اشارہ سمجھین یہہ ہوتا تو وہ اس خطاب کو اپنے لئے مقرر کرتے اور اپنے سوائے کیکو اہلحدیث نہ کہتے خصوصاً بالمقابلہ جبہین وہ اپنے آپ کو فقہاء و حنفی و شافعی کہتے ہین اور اپنے مقابلہ مین ایک فرقہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کرتے ہین۔ اس سے کس و ناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکھتا ہو یقیناً سمجھہ مین آسکتا ہے کہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے سے وہ اپنی توہین نہین سمجھتے۔

ایک شہادت اس مقام مین ایسے شخص کی پیش کی جاتی ہے جو نہ حنفی کہلاتا ہے نہ شافعی بلکہ عام مسلمانون مین اسکا مذہبی خطاب کچھ اور ہی ہے ولہذا اسکی شہادت عام اہل اسلام پر مؤثر نہین ولیکن چونکہ اسکی رائے گورنمنٹ کی نظر مین وقعت و اعتبار سے دیکھی جاتی اور وہ ایک اسلامی رائے سمجھی جاتی ہے۔ لہذا اس کی شہادت اس مقام مین پیش کرنا فایدہ سے خالی نہین۔

وہ آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی ہین جو اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر مین صاف فرماتے ہین کہ اہل حدیث اُس گروہ پیدا ناکا نام ہے۔ جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے۔

اصل کلام آنرایبل یہہ ہے

"مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کی دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اُس کے چار فرقہ قایم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسی کے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے

تو اونہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین کو کسی ایک فرقہ کی تمام مسئلون کو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے اونکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اسی جبری حکم کے باعث سے آزادانہ راے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہراً اُن کی یہ جرأت نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اس زمانہ مین اہل حدیث کہلاتے تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسئلون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکورۃ الصدر اور زیادہ تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخر کار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر اہلحدیث سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیئے گئے - غرضکہ سنہ ۱۸۰۰ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی"۔

اس شہادت سے بھی ہمارے دعوی کا جز اول کہ "اس گروہ کا یہ خطاب قدیم ہے" بخوبی ثابت ہے گو اسکا جز ثانی کا کہ اس خطاب سے آزردگی دل آزردگی متصور نہین اسمین صریح ثبوت نہین ہو

بالجملہ اس بیان سے ہماری پہلی دلیل کی کافی تفصیل ہوئی اور یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ اس گروہ کا خطاب اہلحدیث خود ان ہی لوگون کے پُرانی اور نئے کتب مذہبی مین تجویز و مسلم ہوچکا ہے جنکی دل آزردگی کا اندیشہ و خطرہ ناواقفون کے خیال مین گذرتا ہے - اور درحقیقت یہ خطاب ان کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا اگر وہ اپنے کتب و مذہب کے پابند رہین اور اپنے مقتداون کو عزت و تسلیم کی نگاہون سے دیکھین -

دوسری دلیل

اہلحدیث کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا اس غرض و مراد سے نہین کہ حدیث نبوی سے خاصکر ان ہی لوگون کو تعلق ہے۔ دوسرے اسلامی گروہ حنفی شافعی وغیرہ حدیث سے سروکار نہین رکھتے (جس سے ان گروہون کی دل آزردگی متصور ہو) بلکہ ان کا اہلحدیث کہلانا اس نیت و مراد سے ہے کہ وہ زیادہ تر نقل و روایت حدیث سے مشغول رہتے ہین۔ اور استنباط مسایل خفیہ کیطرف توجہ کم رکھتے ہین۔ اور تخریج اقوال ایمہ مذاہب سے کام نہین رکھتے اور بلا واسطہ ایمہ مجتہدین ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور کسی مذہب حنفی شافعی کیطرف منسوب ہونے کو ضروری نہین جانتے۔ جیسا کہ دوسری اسلامی فرقہ جو فقہا یا اہل الراے کہلاتے ہین زیادہ تر استنباط و تخریج سے مشغول رہتے ہین اور نقل و روایت حدیث کی طرف کم توجہ رکھتے ہین اور حدیث پر بواسطہ مجتہدین عمل کرتے ہین اور مجتہدین کے اقوال سے تخریج مسایل کرتے ہین اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو مجتہدین کیطرف منسوب کرکے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے اور ان ہی لقاب کو اپنا مذہبی خطاب ٹھہراتے ہین۔ بجاے ان خطابات کے وہ اہلحدیث کہلانا نہین چاہتے اور نہ کہلاتے ہین۔

اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم ایسے شخص کی شہادت پیش کرتے ہین جسکو ہندوستان کے سبھی اہل مذاہب سنیہ کیا اہلحدیث اور کیا حنفیہ وغیرہ اپنا مقتدا پیشوا سمجھتے ہین اور ان کی تحقیق و کلام کو مستند خیال کرتے ہین۔ وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث و فقیہ دہلوی ہین۔ جو حنفی خاندان مین ہوئے۔ اور فقہ و حدیث دونون مین اعلے رتبہ کمال کو پہنچے۔ اور اسی وجہ سے اہلحدیث و اہل فقہ دونو گروہ مین وہ امام تسلیم کئے گئے ہین۔

اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۴۵ سے صفحہ ۱۵۰ تک ایسی تقریر

کی ہے جو ہمارے بیان کے لفظ بلفظ مصدق ہے بلکہ سچ پوچھو تو ہمارا کلام اسی بیان سے مستفاد ہے -

ہم اس کلام کو اپنے ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبروں (۸-۹-۱۰) مین تمام نقل کر چکے ہین - اس مقام مین اپنی عادت عدم تکرار کے موافق اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین جن شائقین کو ملاحظہ تمام کلام کا شوق ہو وہ حجۃ اللہ البالغہ ملاحظہ کرین وہ میسر نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ جلد ا طلب فرما کر ملاحظہ فرمائین - جناب ممدوح بصفحہ ۱۵۲ کتاب مذکور فرماتے ہین - اہل حدیث و اصحاب الرای مین

باب الفرق بین اهل الحدیث واصحاب الرای اعلم انه کان من العلماء فی عصر سعید بن المسیب وابراهیم والزهری وفی عصر مالك وسفیان و بعد ذلك قوم یكرهون الخوض بالرای ویهابون الفتیا والاستنباط الا لضرورة لا یجدون منها بدًا وكان اكبر همهم روایة حدیث رسول الله صلعم × × × × × فوقع شیوع تدوین الحدیث والاثر فی بلدان الاسلام وكتابة الصحف والنسخ من حاجتهم لموقع عظیم فطاف من ادرك من عظائهم ذلك الزمان بلاد الحجاز والشام والعراق والمصر والیمن والخراسان و

فرق کا بیان - جو علماء سعید بن مسیب و زہری و مالک و سفیان وغیرہ کے ہم عصر تھے وہ سب بلا ضرورت شدید قیاس و استنباط و فتوی کو پسند نہ رکھتے تھے - انکا خیال بہت اس طرف رہتا کہ جب کوئی ان سے سوال کرتا اسکے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے + + + پھر احادیث کی تصنیف و تالیف شروع ہوئی اور حدیث کی کتابت جاری ہوئی اور اکثر علماء ملک حجاز - شام عراق - مصر - یمن کے شہرون مین پہنچے اور کتب احادیث بہم پہنچا کر تالیف کرنے لگے پس انکی کوشش و اہتمام سے اسقدر حدیثین جمع ہوئین جو پہلے نہ تہین اور حدیث کی اسنادون مین اسقدر کثرت

وجمعوا الكتب وتتبعوا النسخ واجتمع
باهتمام اولئك من الحديث والآثار
ما لم يجتمع لاحد قبلهم وتيسر لهم ما لم
يتيسر لاحد قبلهم وخلص اليهم من
طرق الحديث شئ كثير حتى كان يكثر
من الاحاديث عندهم مائة طريق
فما فوقها وظهر عليهم احاديث صحيحة
كثيرة لم تظهر على اهل التقوى من
قبل - × × × فكان (ص ۱۵۲) روس
هولاء عبد الرحمن بن مهدی ویحیی
بن سعید القطان ویزید بن هارون
وعبد الرزاق وابوبکر بن ابی شیبه
ومسدد وهناد واحمد بن حنبل و
اسحاق بن راهویه والفضل بن
دکین وعلی بن المدینی واقرانهم
وهذه الطبقة هی الطراز الاول من
طبقات المحدثین فرجع المحققون
منهم بعد احکام فن الراویة ومعرفة
مراتب الاحادیث الی الفقه فلم یکن
عندهم من الرائی ان یجمع علی تقلید
رجل ممن مضی مع ما یرون من الاحادیث

ہوئی کہ ایک ایک حدیث سو سو سند سے بہم
پہنچنے لگی اور حدیث کا موقع کہ وہ شاذ ہے
یا مشہور انکو معلوم ہوا اور ان کو بہت سی
ایسی حدیثیں صحیح معلوم ہوئیں جو پہلے اہل
فتویٰ پر مخفی تھیں × × × اس
طبقہ کے سردار یہ لوگ تھے عبد الرحمن بن
مہدی - یحییٰ ابن سعید - یزید بن ہارون
عبد الرزاق - ابوبکر بن ابی شیبہ -
مسدد - ہناد - احمد بن حنبل - اسحاق بن
راہویہ - فضل بن دکین - علی بن مدینی
وغیرہ - یہ طبقہ محدثین کے طبقات سے
اوّل نشان تھے - اس طبقہ کے محقق لوگ
فن روایت کو مضبوط کرنے اور مراتب
حدیث پہنچانے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ
ہوتے ان کے نزدیک فقہ اسکا نام نہ تھا
کہ کسی ایک شخص کی تقلید کیجاوے باوجودیکہ
مذاہب متقدمین سے ہر مذہب میں احادیث
و آثار متناقضہ نظر آرہے ہیں - پس وہ
کتاب اللہ و سنت رسول و آثار صحابہ و
اقوال تابعین و مجتہدین کے سبب تفتیش اعد
ذیل تفحص کرنے لگے -

والآثار المتناقضة فی کل مذہب من ثلث المذاہب فاخذوا یتتبعون احادیث النبی صلعم و آثار الصحابة والتابعین والمجتہدین علی قواعد احکموہا فی نفوسہم وانا ابینہا لک فی کلمات یسیرۃ کان عندہم انہ اذا وجد فی المسئلۃ قرآن ناطق فلا یجوز التحول منہ الی غیرہ واذا کان القرآن محتملاً لوجوہ فالسنۃ قاضیۃ علیہ فاذا لم یجدوا فی کتاب اللہ اخذوا سنۃ رسول اللہ صلعم سواء کان مستفیضاً دائرا بین الفقہاء او یکون مختصا باہل بلد او اہل بیت او بطریق خاصۃ وسواء عمل بہ الصحابۃ والفقہاء او لم یعملوا بہ ومتی کان فی المسئلۃ حدیث فلا یتبع فیہا خلاف اثر من الآثار و لا اجتہاد احد من المجتہدین واذا افرغوا جہدہم فی تتبع الاحادیث ولم یجدوا فی المسئلۃ حدیثاً اخذوا باقوال جماعۃ من الصحابۃ والتابعین ولا یتقیدون

(۱) ان کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسئلہ مین قرآن ناطق پاتے تو پھر کسی کی طرف توجہ نہ کرتے ۔ اور اگر قرآن کئی معانی کا محتمل ہوتا تو قرآن کا فیصلہ حدیث سے کرتے ۔
(۲) جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ پاتے تو وہ حکم سنت (یعنی حدیث) سے لیتے خواہ وہ حدیث فقہا مین مشہور ہوتی خواہ کسی شہر یا لوگون سے مخصوص ہوتی ۔ کسی صحابی یا تابعین کے نزدیک معمول ہوتی خواہ نہ ہوتی جب وہ کسی مسئلہ مین حدیث پاتے تو پھر اثر صحابی و اجتہاد مجتہد (جو اسکے خلاف ہوتا) کے پیچھے نہ جاتے
(۳) اور جب باوجود بہت تلاش و نہایت کوشش کے کوئی حدیث نہ پاتے تو جماعت صحابہ و تابعین کے اقوال کو لیتے بلا خصوصیت اسکے کہ وہ کسی قوم یا شہر یا گھر کے لوگ ہون جیسا کہ ان سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے ۔ پس جس امر پر اکثر خلفا و فقہاء کے اقوال متفق ہوتے اسپر اعتماد کرتے اگر کسی امر مین علماء کا اختلاف پاتے تو ان مین سے جو بڑا عالم یا متقی یا بہت ضابط ہوتا اسکے قول کو اعتبار کرتے ۔ اور جس مسئلہ مین

يقوم دون قوم ولا بلد دون بلد
كما كان يفعل من قبلهم فان اتفق جمهور
الخلفاء والفقهاء على شئ فهو المقنع
وان اختلفوا اخذ وا بحديث اعلمهم
واورعهم ورعاً واكثرهم ضبطاً اوما اشتهر
عنهم فان وجدوا شيئاً يستوي فيه
قولان فهى مسئلة ذات قولين فان
عجزوا عن ذلك ايضاً تاملوا فى عمومات
الكتاب والسنة وايماءاتها واقتضاءاتها
حملوا نظير المسئلة عليها فى الجواب
اذا كانتا متقاربتين بادى الرأى
لا يعتمدون فى ذلك على قواعد من
الاصول ولكن على ما يخلص الى الفهم
ويثلج به الصدر كما انه ليس ميزان
التواتر عدد الرواة ولا حالهم ولكن
اليقين الذى يعقبه فى قلوب الناس
كما نبهنا على ذلك فى بيان حال الصحابة
وكانت هذه الاصول مستخرجة
عن صنيع الاوائل وتصريحاتهم —
155
وكان ترتيب الفقه على هذا الوجه
يتوقف على جمع شئ كثير من الاحاديث

دو قول مساوی پاتے اسکو دو طرح کا
مسئلہ قرار دیتے —
(۴) اور اگر ایسا مسئلہ بھی نہ پاتے تو کتاب
و سُنت کے عموم و اشارہ و اقتضاء وغیرہ
مین تامل کرتے پس جو نص سے سمجھ مین
آتا اس کی نظیر کو اسپر محمول کرتے اگر دونو
کو بادی الرائے مین باہم ملتا جلتا دیکھتے
اسباب مین وہ قواعد اصولی پر بھروسہ
نکرتے بلکہ اپنی سمجھ اور دل کے اطمینان
پر اعتماد کرتے چنانچہ تواتر مین مدار صدق
و اعتبار راویون کی کثرت اور عدالت
نہین بلکہ طمانیت و یقین قلب ہے جیسا کہ
ہم نے تفصیل حال صحابہ کے ضمن مین
بیان کیا ہے اور اس طور پر فقہ بنانا بہت
سی جمعیت احادیث و آثار پر موقوف ہے
یہان تک کہ امام احمد حنبلؒ سے کسی نے
پوچھا کہ فتویٰ دینی کے لئے انسان کو
ایک لاکھ حدیث کافی ہے؟ آپ نے
فرمایا نہین ہے آخر کہا گیا کہ پانچ لاکھ حدیث
کافی ہے — آپ بولے ہان امید کرتا ہون
ایسا ہی کتاب غایۃ المنتہی مین بیان کیا ہے

والآثار حتى سُئل احمد يكفي للرجل مائة الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل خمس مائة الف قال ارجو كذا في غاية المنتهى ومراده الافتاء على هذا الاصل ثم انشأ الله تعالى قرناً آخر فرأوا اصحابهم قد كفوا مؤنة جمع الاحاديث وتمهيد الفقه على اصولهم فتفرغوا الفنون اخرى كتمييز الحديث الصحيح المجمع عليه بين كبراء اهل الحديث كيزيد بن هارون ويحيى بن سعيد القطان واحمد واسحاق واضرابهم وكجمع احاديث الفقه التي بنى عليها فقهاء الامصار وعلماء البلدان مذاهبهم وكالحكم على كل حديث بما يستحقه وكالشاذة والفاذة من الاحاديث التي لم يرووها او طرقها التي لم يخرجها من جهتها الاوائل مما فيه اتصال او علو سند او رواية فقيه عن فقيه او حافظ عن حافظ ونحو ذلك من المطالب العلميه - وهولاء هم البخاري ومسلم وابو داؤد وعبد بن حميد والدارمي وابن ماجة وابو يعلى

اس سے آنکی مراد ان اصول و قواعد کے موافق فتوی دینا ہے جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے -

انکے بعد خدا تعالی نے اور (محدث) لوگون کو پیدا کیا - اونہون نے دیکھا کہ ہم سے پہلے محدثون نے حدیث کو جمع کر دیا ہے اور قواعد اہل حدیث کے موافق فقہ کی بناء بھی قایم کر دی ہے تو انہون نے اور علوم حدیث کے لئے فارغ ہو کر اہتمام کیا جیسے حدیث صحیح کو جسپر اکابر اہلحدیث (امثال یزید بن ہارون ویحیی بن سعید واحمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ) کا اتفاق ہو غیر سے علیحدہ و ممیز کرنا اور ان احکامی و فقہی احادیث کو جنپر مجتہدین و فقہاء بلاد نے اپنے مذہب کی بنا قائم کی ہے اکٹھا کرنا اور ہر ایک حدیث پر اسکے موافق حکم لگانا اور شاذ و نادر حدیثون کو جنکو پہلون نے روایت نہین کیا یا انکی خاص اسنادون سے تعرض نہین کیا - اور ان مین اتصال یا علو اسناد یا فقیہ کی فقیہ سے یا حافظ الحدیث کے حافظ الحدیث سے

والترمذی والنسائی والدارقطنی والحاکم
والبیہقی والخطیب والدیلمی وابن عبدالبر
وامثالہم وکان اوسعہم علماً عندی
وانفعہم تصنیفاً واشہرہم ذکراً رجال
اربعۃ متقاربون فی العصر اولہم
ابوعبداللہ البخاری وثانیہم مسلم
النیشاپوری وثالثہم ابوداؤد
السجستانی ورابعہم ابوعیسی الترمذی
× × وکان بازاء ہؤلاء فی
عصر مالک وسفیان وبعدہم قوم لایکرہون
المسائل ولایہابون الفتیا ویقولون
علی الفقہ بناء الدین فلابد من
اشاعتہ ویہابون روایۃ حدیث
رسول صلعم والرفع الیہ حتی قال الشعبی
علی من دون النبی صلعم احب الینا
فان کان فیہ زیادۃ او نقصان کان
علی من دون النبی صلعم وقال ابراہیم
اقول قال عبداللہ وقال علقمۃ احب
الینا۔ وکان ابن مسعود اذا حدث
عن رسول اللہ صلعم تربد وجہہ و
قال ہکذا اونحو ہکذا اونحوہ

روایت پائی جاتی ہے یا ایسے ہی اور علمی
مطالب انکو بیان کرنا - وہ لوگ یہ ائمہ
ہین امام بخاری - مسلم - ابوداؤد - عبد
بن حمید - دارمی - ابن ماجہ - ابویعلی
ترمذی - نسائی - دارقطنی - حاکم بیہقی
خطیب (بغدادی) دیلمی ابن عبدالبر
اوران کے امثال واقران ان سب مین
سے ہمارے خیال بڑے وسیع العلم اور
تصنیف سے خلایق کو نفع رسان اور مشہور
چار شخص ہین جو باہم قریب زمانہ تھے -
اول ابوعبد بخاری دوم امام مسلم نیشاپوری
تیسرے امام ابوداؤد السجستانی - چوتھے
امام ابوعیسی ترمذی - × ×
ان لوگون کے مقابلہ مین امام مالک اور
سفیان کے زمانہ مین اور ان کے پیچھے ایسے
لوگ بھی ہوئے (جو استنباط و اجتہادی)
مسایل بنانے اور فتوی دینے سے نہ ڈرتے
اور یہ خیال کرتے کہ دین کی بنا فقہ (و اجتہاد)
پر ہے اسکی اشاعت ضرور چاہیے اور آنحضرت
سے حدیث کرنے سے ڈرتے شعبی کا قول
ہے کہ آنحضرت سے ورے کسی اور کا قول

× × × فوقع تدوین الحدیث والفقه
والمسایل من حاجتهم بوقع من وجه آخر
وذلك انه لم یکن عندهم من الاحادیث
والآثار ما یقدرون به علی استنباط
الفقه علی الاصول التی اختارها اهل
الحدیث ولم تنشرح صدورهم للنظر فی اقوال
علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا
انفسهم فی ذلك وکانوا اعتقدوا فی ائمتهم
انهم فی درجة العلیا من التحقیق وکان قلوبهم امیل شیٔ
الی اصحابهم × × × × فمهد والفقه
علی قاعدة التخریج وذلك ان یحفظ کل احد
کتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال
القوم واصحهم نظرا فی الترجیح فیتامل فی
کل مسئلة وجه الحکم فکلما سئل عن شیٔ
او احتاج الی شیٔ رای فیما یحفظ من تصریحات
اصحابه فان وجد الجواب فیها والا
نظر الی عموم کلامهم فاجراه علی هذه
الصورة او اشارة ضمنیة لکلام فاستنبط
منها وربما کان لبعض الکلام ایماء و
اقتضاء یفهم المقصود وربما کان
للمسئلة المصرح بها نظیر یحمل علیها وربما

بیان کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ اسمین کمی بیشی
بھی ہوجائے تو اسی (نو رسلے) شخص پر
ہوگی نہ رسول اللہ پر ابراہیم کا قول ہے کہ مین
جواب مسائل مین صرف یہ کہدون کہ عبداللہ
نے یون کہا ہے تو مجھے بہت پسند ہے -
اور ابن مسعود جب حدیث آنحضرت سے روایت
کرتے انکا چہرہ (کمی بیشی ہو جانے کے خوف
سے) متغیر ہوجاتا اور یہ کہتے کہ آنحضرت نے
ایسا فرمایا ہے یا مثل اسکی اور کچھہ ×
× پس حدیث اور فقہ اور مسائل کی
تصنیف انکی حاجت کے مطابق اور طور سے
ہوئے جسکا بیان یہ ہے کہ ان کے پاس احادیث
و آثار تو اسقدر نہ تھے جس سے وہ اہل حدیث
کے اصول پر استنباط مسایل فقہ کرسکتے اور
علماء کے اقوال مین نظر اور بحث کرنا انہون نے
پسند نہ کیا اس امر مین وہ اپنی نسبت بدگمان
رہے اور اپنے آپکو اس امر کے لائق نہ سمجھے اور اپنی
ائمہ کے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ بڑی
عالی رتبہ تحقیق پر تھے - اور ان کے دل
ان کی طرف بہت مائل تھے - × × ×
انہون نے اس قاعدہ تخریج (بات سے بات نکالنی)

نظروا فی علۃ الحکم المصرح بہ بالتخریج
او بالیسر والحذف فادار وا حکمہ علی
غیر المصرح بہ وربما کان لہ کلامان
لو اجتمعا علی ھیئۃ القیاس الاقترانی
او الشرطی انتجا جواب المسئلۃ وربما
کان فی کلامہم ما ھو معلوم بالمثال
والقسمۃ غیر معلوم بالحد الجامع
المانع فیرجعون الی اھل اللسان و
یتکلفون فی تحصیل ذاتیاتہ وترتیب
حد جامع مانع لہ وضبط مبہمۃ تمیز
مشکلہ وربما کان کلامہم محتملا لوجہین
فینظرون فی ترجیح احد المحتملین وربما
یکون تقریب الدلایل خفیا فیبینون
ذلک وربما استدل بعض المخرجین
من فعل ائمتہم وسکوتہم ونحو ذلک
فہذا ھو التخریج ویقال لہ القول المخرج
لفلان کذا ویقال علی مذہب فلان
او علی اصل فلان او علی قول فلان
جواب المسئلۃ کذا وکذا ویقال لہولاء
المجتہدون فی مذہب وعنی ہذا
الاجتہاد علی ہذا الاصل من قال من

پر فقہ کی بڑی جانی تخریج کی صورت یہ ہے کہ
کسی ایسے شخص کی جو اقوال صاحب ائمہ سے خوب
واقف ہو کتاب کو یاد کر لیا۔ اور ہر مسئلہ مین حکم کسو جہ
سیح رکھا پس جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اگر
اس کتاب مین ائمہ کا صریح قول پایا تو اسکا جواب
مین پڑھ سنا یا نہین تو کسی قول کے عموم کو
دیکھا اسمین وہ مسئلہ داخل سمجھا تو اسپر وہ حکم
جاری کیا اور اگر اس قول مین کوئی اشارہ پایا
تو اس سے مسئلہ نکال لیا اور بعض اقوال مین کچھ
اقتضا ر د ایما ر بھی پائی جاتی ہے جس سے
مطلب کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے اور بعض مسایل
کی نظیر ملجاتی ہے جسپر وہ مسئلہ محمول ہو سکتا ہے۔
اور کبھی علما ر ائمہ کے کسی صریح حکم سے علت
نکالتے ہین اور اسپر اسکی نظیر کو قیاس کرتے ہین
اور بعضے اماموں کے ایسے دو قول پائے جاتے
ہین جنکو بطور قیاس اقترانی یا شرطی ملانے سے
جواب مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مجتہد کی
کلام مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جو بطور مثال
معلوم ہوتی ہین انکی پوری حقیقت و تعریف
مذکور نہین ہوتی۔ پس اس مجتہد کے پیرو
علما ان باتون کے جاننے مین محاورہ اہل

حفظ المبسوط کان مجتہدا ای وان لم
یکن لہ علم بروایۃ اصلا ولا بحدیث
واحد فوقع التخریج فی کل مذہب وکثر
(حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۶ وغیرہ)

زبان کی طرف رجوع کرکے اپنی طرف سے بتکلف
انکی حدین و تعریفین مقرر کرتے ہین اور ان
مثالون کو قواعد کلیہ بنا دیتے ہین اور کبھی
ان کے اقوال دو معنے کے محتمل ہوتے ہین تو
وہ ایک معنے کو ترجیح دیتے ہین کبھی انکے دلائل کا بیان وسیاق خفی ہوتا ہے تو وہ اسکو واضح کردیتے
ہین اور بعض اوقات تخریج کرنے والے اپنے امامون کے فعل و سکوت سے کوئی بات نکال لیتے
وعلی ہذا القیاس۔ تخریج اسی فعل کا نام ہے اور اس بات کو جو نکالی جاتی ہے قول مخرج (نکالی
ہوئی بات) کہا جاتا ہے اور اسکو یون بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بات فلانے مجتہد کے مذہب یا
قول یا اصول سے نکالی ہوئی ہے اور ان لوگون کو جو ایسی بات نکالتے ہین مجتہد فی المذہب٭ کہا
جاتا ہے اسی طور پر اجتہاد کرنا اس شخص کے قول مین مراد ہے جسنے کہا ہے کہ جسنے کتاب مبسوط
یاد کرلی وہ مجتہد ہے۔ یعنی اگرچہ اس کو ایک روایت یا حدیث کا علم بھی نہو۔ اس طور سے تخریج
سب مذاہب مین ہوچکی ہے"۔

اور جناب ممدوح اس کتاب مین **بصفحہ ۱۶۶** فرماتے ہین کہ منجملہ ان مسایل کے جنمین

ومنہا (ای من مسائل ضلت فی بوادیہا
الافہام وزلت الاقدام وطغت الاقلام)
انی وجدت بعضہم یزعمون ان ہنالک
فرقتین لا ثالث لہما اہل الظاہر واہل
الرای وان کل من قاس واستنبط فہو
من اہل الرای کلا واللہ بل لیس المراد بالرای
نفس الفہم والعقل فان ذلک لا ینفک من
احد من العلماء ولا الرای الذی لا یعتمد

فہم چوک گئی اور قدم پھسل گئے اور قلم تیر گئی
ہین ایک یہ مسئلہ ہے کہ مینے بعض علماء کو اس خیال پر
پایا ہے کہ اہل سنت کے یہان دو ہی فرقے ہین
اہل ظاہر اور اہل الرائے تیسرا کوئی فرقہ نہین)
اور جسنے قیاس یا استنباط مسایل کیا وہ اہل الرای
ہوگیا۔ اور درحقیقت بخدا ایسا ہرگز نہین ہے
اور رائے سے صرف سمجھہ اور عقل مراد نہین
اس سے تو کوئی بھی عالم خالی نہین اور نہ وہ رائے

٭ یہ دھم ایک اصطلاح ہے اور جو ان کما اشا سنے مجتہدین کی سات طبقہ ٹھہرای ہین اور از انجملہ مجتہد فی المذاہب کو دوسری طبقہ میں

على سنته اصلاً فانه لا ينتحله مسلم البتة ولا القدرة على الاستنباط والقياس فان احمد واسحٰق بل الشافعي ايضاً ليسوا من اهل الرائي بالاتفاق وهم يستنبطون ويقيسون بل المراد من اهل الرائي قوم توجهوا بعد المسائل المجمع عليها بين المسلمين او بين جمهورهم الى التخريج على اصل رجل من المتقدمين فكان اكثر امرهم حمل النظير على النظير والرد الى اصل من الاصول دون تتبع الاحاديث والآثار والظاهري من لا يقول بالقياس ولا بآثار الصحابة والتابعين كداؤد وابن حزم وبينهما المحققون من اهل السنة كاحمد واسحٰق ـ (حجة الله البالغة ص۱۶۶)

مراد ہے جو حدیث کی طرف مستند نہو ایسی رائے کو تو کوئی بھی مسلمان نہیں لے سکتا اور نہ استنباط و مسائل اور قیاس پر قادر ہونے کا نام رائے ہے ـ یہہ رائے تو امام احمد و اسحاق مین بھی پائی جاتی ہے جنکو بالاتفاق اہل الرای نہین کہا جاتا ـ بلکہ اہل الراے سے وہ لوگ مراد ہین جو اتفاقی مسائل کے بعد متقدمین و متاخرین سے کسی ایک امام کے اقوال سے تخریج مسائل کیطرف متوجہ ہوئے انکا کام غالباً یہہ تھا کہ ایک چیز کا حکم اسکی نظیر سے نکالین اور انکو اصول کی طرف رجوع کرین نہ یہ کہ احادیث و آثار کی تلاش مین لگین اور ظاہری سے وہ شخص مراد ہے جو نہ قیاس کا قائل ہو نہ آثار صحابہ و تابعین کا قائل ہو جیسے داود اور ابن حزم تھے ان دونون فرقون اہل سنت کے مابین تیسرا فریق محققین اہل سنت کا ہے جیسے امام احمد و اسحاق تھے (جو احادیث و آثار سے بھی تمسک کرتے اور قیاس و استنباط کے بھی قائل تھے"۔

اس بیان سے ہماری دوسری دلیل کی بھی پوری تائید و تفصیل ہوئی ـ اور یہہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل حدیث کا "اہلحدیث" کہلانا اور دوسرے لوگون کو اہل الرائے کہنا اس معنے و مراد سے نہین جس سے دوسرے لوگون کا حدیث سے بے تعلق ہونا اور رائے محض غیر مستند بحدیث پر چلنا مفہوم ہو اور اس سے ان

لوگون کی دل آزردگی منصور ہو۔ بلکہ اس معنی و مراد سے ہے جسکو دوسرے لوگ بخوشی تسلیم کرتے ہین اور ان ہی معنے کی نظر سے وہ اصحاب ظواہر کو اہلحدیث کہتے ہین اور خود بڑی فخر کے ساتھ اصحاب الرائے کہلاتے ہین۔

ہماری دلیل دوم اور اسکی مویدات کو ہماری غائبانہ دوست اڈیٹر سراج الاخبار جہلم غور سے ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس سوظنی سے جو سراج الاخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء مین ظاہر کر چکے ہین دور فرماوین اپنے منصب ریفارمیشن کو پیش نظر رکھکر دشمنون کو دوست بناوین دوستون کو دشمن نہ بناوین ولنعم ما قیل

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ۔ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام ۔ کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

تیسری دلیل

نام مین اگر وہ بامعنی ہو یہ دعوی کسیکو نہین ہوتا کہ اُسکے معنے مسمے کے سوائے کسی دوسری مین پائے نہین جاتے اور اسپر اس معنی کا اطلاق صحیح نہین اسمین صرف یہ دعوے ہوتا ہے کہ اس معنی کو اس شخص سے جسکا نام مقرر کیا گیا ہے تعلق ہے گو دوسری سے بھی اسکا تعلق ہو۔

مثلاً اگر کوئی اسلامی سوسائیٹی اپنا نام محمدن ایسوسی ایشن مقرر کرے تو اس کا دعوی و مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائیٹی کو محمدی مذہب سے تعلق ہے یہ دعوی و مقصود ہرگز نہین ہوتا کہ اہل اسلام کی دوسری سوسائیٹیان جو اس شہر یا ملک مین قایم ہین انکو محمدی مذہب سے تعلق نہین ہے۔

ہمارے شہر لاہور مین اسوقت تین اسلامی سوسائٹیان قایم ہین ۔ انجمن اسلامی ۔ انجمن ہمدردی اسلامی ۔ انجمن حمایت اسلام ۔ اوّل کا اپنے نام مین یہ دعوے نہین کہ دوسری

انجمنین اسلامی نہین - دوسری کا یہ دعوی نہین کہ باقی مین ہمدردی نہین تیسری کا یہ دعوی نہین کہ دوسری دو مین حمایت اسلام نہین - ایسا ہی باقی با معنے اسما کو سمجہنا چاہیئے *

یہی وجہ ہے کہ نام اور وجہ تسمیہ کا تعریف کی مثل جامع و مانع ہونا ضروری نہین سمجہا جاتا اور کسی نام کی نسبت اگر وہ با معنے ہو کوئی یہ دعوے نہین کرتا کہ جس چیز مین اس نام کے معنے پائے جاوین اسپر اس نام کا اطلاق ضروری ہے اور جس فرد مسمے مین وہ معنی پائے نہ جاوین اسپر اس نام کا اطلاق جائز نہین ہے -

بنا برعلیہ خطاب "اہلحدیث" کا قدیم ہونا اور خود کتب حنفیہ و شافعیہ مین بحق اہلحدیث مستعمل ہونا (جو دلیل اوّل مین بیان ہوا ہے) تسلیم نہ بہی کیا جاوے اور اس فرق اور وجہ تسمیہ اہلحدیث کو جسکا ذکر دلیل دوم مین ہوا ہے نیز صحیح نہ سمجہا جاوے تب بہی یہ نام و خطاب دوسرے فرقون کے اہلحدیث نہونے کی طرف مشعر اور ان کی دل آزردگی کا موجب نہین ہو سکتا - اس نام و خطاب کا مفہوم و مفاد صرف یہی ہوتا ہے کہ اس فرقہ کو حدیث سے کوئی تعلق ہے گو وہ تعلق دوسرے فرقون کو بہی ہو - ان دلایل ثلاثہ سے ہمارے دعوی کا کہ "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا موجب نہین ہو سکتا - ہر ایک جز بخوبی ثابت ہوا - پہلی اور دوسری دلیل سے دونون جز - اور تیسری دلیل سے جز دوم - **اب ہم اپنے ناظرین** (خصوصاً اپنے علاتی بہای سنیہ حنفیہ سے) **انصاف** کے طالب و منتظر ہین اور امید رکہتے ہین کہ وہ اہل اسلام کی حالت ضعف و تفرقہ پر رحم فرما کر اور تنازعات جزئیہ سے جو فریقین کے نادان و ناعاقبت اندیش وکیلون کی جانب سے برپا ہو رہے ہین نظر اوٹہا کر ہمارے دعوی اور اسکے دلایل ثلاثہ سے اتفاق رائے کرینگے - اور اس اتفاق سے اس باب منازعت کو بند کرائینگے *

اس مضمون کی تحریر اور گروہ عاملین کے لئے خطاب اہلحدیث کی تجویز سے ہمارا مقصود صرف باہمی اتحاد و امن قایم کرنا ہے اور تنابز بالالقاب کو (کہ ایک فریق دوسرے کو وہابی و لامذہب یا غیر مقلد کہتا ہے ۔ اور وہ دوسرا اسکو لہابی و بدعتی) دور کرنا ۔ اگر ہمارے علاقی بھائی حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے گروہ عاملین بالحدیث کے لئے خطاب اہلحدیث پسند کرلیا جیسا کہ ان کے اکابر آئمہ مذاہب نے تسلیم و تجویز کیا ہوا ہے تو جانب ثانی سے بھی انکا لقب سنی حنفی یا شافعی جسکو وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنا لقب ٹھہراتے ہین بخوشی تسلیم کرایا جائے گا ۔ پھر نہ کوئی کسیکو وہابی و لامذہب یا غیر مقلد کہیگا نہ کوئی کسیکو لہابی و بدعتی ۔ چنانچہ اسوقت فریقین ایک دوسرے کو ان ہی مکروہ و ناجائز القاب سے یاد کرتے ہین ۔ اور فریقین مین امن و اتحاد قایم ہوگا اور ہر ایک فریق دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیگا ۔ اور ایک کا دوسرے کے مذہب سے بیجا مقابلہ موقوف ہوگا ۔ فروعات جزئیہ مین اختلاف رہا تو اُسی صورت و پیرایہ مین رہیگا جیسا کہ سلف صالحین مین تھا ۔

اس رفع نزاع اور وقوع اتفاق کا جو نتیجہ ظاہر ہوگا وہ مخفی نہین ہے خصوصاً ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ اہل اسلام دین و دنیا مین تحتانی درجہ انحطاط کو پہنچ گئے ہین ۔ اور باہمی تنازعات کے سبب ان کے جان و مال تباہ ہورہے ہین ایسی باہمی تنازعات اور ان کے انحطاط کا نتیجہ ہے کہ وہ اس وقت دوسری اقوام کی نظرون مین ذلیل و خوار ہین اور بہت سی تکالیف کے زیربار ۔

مسلمانون مین باہمی اتحاد ہوتا اور اس اتفاق کے ذریعہ سے انکی دینی و دنیاوی عروج ہوتا تو کیا ممکن تھا ؟ کہ وہ ہندؤن کے ہاتھون سے جوتیان کھاوین مارین جاوین اپنی جورو بیٹیون کی بے حُرمتی کراوین پھر وہی عدالتون سے مجرم قرار پاکر جیل خانہ کو بھرپور کرین ۔ چنانچہ آج کل پنجاب و ہندوستان کے متعدد

بشہرون (ہوشیارپور - لودہانہ - انبالہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین ہورہا ہے ۔

یہ سبہی اہی باہمی تنازع بیجا کا نتیجہ ہے جس سے بانی اسلام نے قرآن کی اُس آیۃ

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم (انفال رکوع ۷)

مین جس مین ارشاد ہے کہ تم آپسمین نہ جہگڑو تم بزدل ہوجاؤگے اور تمہاری ہوا (عزت) جاتی رہیگی ۔ اس کی پیشین گوئی کی ہے - اب بھی اہل اسلام اپنا آپ سنبہالین اور پچھلے تنازعات بیجا پر خاک ڈالین اور فروعات جزئیہ سے نظر اوٹھا کر اصل اصول اسلام کی نظر سے باہمی اتحاد پیدا کرین تو پھر ان کو وہی جمعیت وہی شوکت وہی عزت وہی ثروت حاصل ہوسکتی ہے - جو کسی زمانہ مین مسلم تھی ۔

ان مضار و منافع ہمارے اخوان دین اہلحدیث اور حنفیین غور و انصاف سے سوچین تو ممکن نہین ہے کہ ہمارے اس مضمون مین اور اسی قسم کے دوسرے مضامین صلح آمیز مین نزاع کرین - اور ان کی تائید و تصدیق مین ایک آن بھی توقف کرین - گو اسمین کوئی علمی یا مذہبی غلطی پاوین ۔

اسلام کی **پولیٹکل ہدایتون** و تعلیمون سے وہ آشنا ہون تو اس علمی یا مذہبی غلطی کو بھی بالائے طاق رکھکر بنظر مصلحت وقت و مقتضائے حالت ہماری اس قسم کی تجویزون سے اتفاق کرین اور اُس غلطی پر ہمکو دوسرے وقت مین اور کسی اور پیرایہ مین متنبہ کرین - مگر جب تک توفیق رفیق نہو یہہ بات ان کے خیال مین کب آتی ہے ۔

ہمارے **خیال** مین ہمارے بہائیون کو اس مضمون مین کوئی علمی یا مذہبی غلطی نکالنے کی گنجایش نہین - اس مضمون مین جو دعوے ہے اور اسکے دلایل یہ سب مسلمات سے ہین یا اس لایق ہین کہ وہ انکو بلا چون وچرا تسلیم کرلین - اس مضمون مین **انکا عذر** ہی تو یہی ہی

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے۔ مگر یہہ عذر ہمارے دعوی اور اسکی دلائل کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا وبہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱) (جلد ۸) ادا ہو چکا ہے علاوہ برآن ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آیندہ اشیو مین شائع کرینگے وہ جواب انشاء اللہ تعالی ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بہائیون کو سر ہو مقال کی مجال نہ ہوگی۔

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ اہلحدیث بہی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصاً حنفیہ نے اپنے اور دیگر اہل مذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اہل حدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ اور یہ خطاب کسی دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا۔ وہو المدعا۔

سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بہجوائی ہے اس مین جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تہا۔ اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات وعقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم بجای تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب نقل اصل عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔ وہ مطالب بحکم مشک آنست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہیگی

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۳۳ کتاب فرمایا "سمجہا چاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار ہے اور وہ یہی ٹوٹا ہوا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچہہ تفتیش کرکے پہر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنی قانون قدرت کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچہ نہین یعنی مصنوعات و موجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی یا غیر مادی جو ہم مین اور ہمارے اردگرد یا فوق و تحت مین موجود ہے وہ اپنے وجود اور قیام اور ترتیب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا ہے اور کبہی اس سے جدا نہین ہوتا۔ قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی طرح ہوتا ہے اور اسیطرح ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول ہی وہی سچے ہین جو اسکے مطابق ہین۔ مین کہتا ہون کہ بلاشبہ یہہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت الٰہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حدتک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکے ہین اس سے زیادہ نہین۔ جس حالت مین الٰہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کہلا ہوا ہے تو پہر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ جو امر ہماری سمجہ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بہی باہر ہے بلکہ جس حالت مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کرچکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو پہر ہمارا یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکہ

اسکو رد نکریں بلکہ خوب متوجہ ہو کر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لیں اگر وہ ثابت
ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست میں اسکو بھی داخل کر لیں اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف
اتنا کہدیں کہ ثابت نہیں مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہیں ہونگے کہ وہ امر قانون
قدرت سے باہر ہے۔ بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجھنے کے لیے ہماری لئے یہ ضرور ہے
کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خدا تعالے کے تمام قدرتین ازلی و ابدی پر محیط ہو جائیں اور بخوبی
ہمارا فکر اس بات پر احاطہ تام کرے کہ خدا تعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتیں
ظاہر کیں اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ میں کیا کیا قدرتیں ظاہر کرے گا۔ کیا وہ جدید در جدید
قدرتوں کے ظاہر کرنے پر قادر ہوگا یا کولہو کے بیل کیطرح انہیں چند قدرتوں میں مقید اور محصور
رہیگا جنکو ہم دیکھ چکے ہیں اور جنپر ہمارا اجمالی احاطہ ہے اور اگر انہیں میں مقید اور محصور رہیگا
تو باوجود اس کے غیر محدود الوہیت و قدرت اور طاقت کو یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے
ہوگا کیا وہ آپ ہی وسیع قدرتوں کے دکھلانے سے عاجز آئیگا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر
جبر کیا ہوگا یا اوس کی خدائی کو انہیں چند قسم کی قدرتوں سے قوت پہونچتی ہے اور دوسری
قدرتوں کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے۔ بہرحال اگر ہم خدا تعالے کی قدرتوں کو
غیر محدود مانتے ہیں تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتوں پر احاطہ کرنے کی امید رکہیں
کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ میں محدود ہو سکیں تو پھر غیر محدود اور غیر متناہی
کیونکر رہیں اور اس صورت میں نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدا کے
ازلی و ابدی کی تمام قدرتوں کا حد بست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بہاری نقص یہ بہی ہے
کہ اوسکی قدرتوں کے محدود ہونے سے وہ خود بہی محدود ہو جائیگا اور پھر یہ کہنا پڑیگا کہ
جو کچھ خدا تعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کر لی ہے اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم
پہنچ گئے ہیں اور اس کلمہ میں جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بہری ہوئی ہے وہ
ظاہر ہے حاجت بیان نہیں سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا الہ سا

قانون قدرت خیال کر لینا اور اسکے غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کے نئے
اسرار کھلنے سے نا امید ہو جانا ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو
جیسا کہ چاہیئے شناخت نہیں کیا اور جو اپنی فطرت میں نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہیں
یہانتک کہ ایک کنوئیں کی مینڈک ہو کر یہ خیال کر رہے ہیں کہ گویا ایک سمندر ناپیدا کنار
پر انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیاں عارفوں کی اور تمام راحتیں غمزدوں کی اس میں ہیں
کہ خدا تعالے کی قدرتوں کا کنارہ لا یدرک ہو میں یہ نہیں کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی
یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب و یابس کا
ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدائے ذوالجلال کی تعظیم کر کے اسکے نئے
کاموں کی نسبت (جو تمہاری محدود نظروں میں نئے دکھائی دیتے ہیں) بیجا ضد بھی مت
کرو کیونکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں خدا تعالے کی عجائب قدرتوں اور فائق حکمتوں اور
پیچ در پیچ اسراروں کے ابھی تک انسان نے کلی حد بست نہیں کی اور نہ آگے کو اسکی
لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے وراء الورا بھیدوں کی ایک
چھوٹے سے رقبہ زمین کیطرح پیمائش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ
کرنیکا دم مار سکے مجھے ان صاحب وطن لوگوں کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہیں
جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکھتے ہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خود انکو وہی انکی
سچی محبت یہ طریق ادب سکھاوے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے
علم کے ساتھ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتوں کو اپنے مشاہدات
یا معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور تحمید
اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن میں ان خشک فلسفیوں کو جو
عشق الٰہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدر شناسی سے غافل ہیں جہانتک مجھے طاقت عقلی
دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کیطرف پھیرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں

کہ انکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی برا اثر انکے ارادت باطنی اور ادنکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے اور عجیب طور پر انہوں نے ضلالت کو صداقت کے ساتھ ملا دیا ہے"۔ پھر ان فلسفیوں کی فہمائش کے لیے صفحہ ۴۵ پر فرمایا ہے۔ کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالےٰ کے ان افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور میں آئے یا آئندہ آئینگے لیکن جبکہ ابھی خدا تعالےٰ اپنی قدرتوں کے دکھلانے سے تھک نہیں گیا ہے اور نہ یہ کہ اب قدرت نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا کسی طرف کو کھسک گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے مجبور کیا گیا ہے اور مجبوراً آئندہ کے عجائب کاموں سے دستکش ہو گیا ہے اور ہمارے لیے وہی چند صدیوں کی کارگذاری یا اس سے کچھ زیادہ سمجھو چھوڑ گیا ہے اس لیے ساری عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسی میں ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ قدرتوں کو جن میں ابھی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر بیٹھیں اور ایسے نادان لوگوں کیطرح ضد نکریں کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالےٰ کا فعل ہرگز تجاوز نہیں کرسکتا کیونکہ یہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہیں کیا گیا اور نہ ثابت کیا جاسکتا ہے ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہیں ہے مگر یہ آپ کیونکر ہم سے تسلیم کرا سکتے ہیں کہ سب خواص نیچر پر انسان محیط ہوچکا ہے کیا اوسپر کوئی دلیل بھی ہے یا نرا تحکم ہی ہے سو منہہ بند کرنا چاہتے ہیں یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہوچکے ہیں صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکھنے کی جگہہ نہ رہتی حالانکہ آپ لوگ بھی کہا کرتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے کھلا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ کیونکر ایسی چیزیں کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت یا میزان الحق ٹھہر سکتی ہیں جبکہ اپنے ہی پورے طور کے انکشاف میں ابھی بہت سی منازل

باتی ہین اور اس ہیچ در ہیچ معمائے پایان تک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکھا ہے کہ بعض ان
مین سے حقائق اشیاء کے منکر ہی ہو گئے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی
کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیاء ثابت ہین تاہم
دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی
یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانیکا اس خاصیت سے باہر آجاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے
مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کرسکے
کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہی قول ہے کہ بعض تاثیرات
ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکھون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف
اور بے خبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبھی کبھی کسی کسی زمانہ مین
ایسا کچھ ہو رہتا ہے کہ کچھ عجائبات آسمان مین یا زمین مین ظاہر ہوتے ہین جو بڑے بڑے
فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پھر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے
خیرہ اور منہدم ہو کر کچھ نہ کچھ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گھسیڑ دیتے ہین تا ان کے
قانون قدرت مین کچھ فرق نہ آجاوے ایسا ہی یہ لوگ ادھر کی ادھر لگا کر اوپری باتون
کو کسی علمی قاعدہ مین جبڑ دبا کر گذارہ کر لیتے ہین جب تک پردار مچھلی نہین دیکھی گئی
تھی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تھا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے
کتے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض
زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتھرون کو گھلا دیتی تھی مگر
لکڑی کو جلا نہین سکتی تھی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف
قانون قدرت سمجھتے رہے جب تک اسپیرٹیہ کا آلہ نہین نکلا تھا کس فلسفی کو
معلوم تھا کہ عمل ٹرینشن فیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان
مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے بھلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیے جو ایلکمی

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تھا۔

فلسفی کہ چشم حق بین سخت نابینا بود۔ گرچہ پیکن باشد و یا بو علی سینا بود۔

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت کچے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور بخت عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات ہنسی کے طور پر بھی بیان کر دین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پر دار آدمی کو بچشم خود دیکھ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد بہتر شروع ہوتا ہم نے دیکھا کیا بلکہ کھایا ہے یا آسمان سے ہم نے پہول برستے دیکھے اور پھولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیح ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شایع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تین سن وزنی برسا جس مین ہڈیان بھی ملی ہوئی ہین شاید اون کی ہڈیان ہین جو چاند کے کرہ مین رہنے والے ہین تو فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دہڑکا سا شروع ہو جائیگا تو یہہ دہڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اس کے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبھی تردد نہین کر سکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے۔ تو اسقدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بھی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بھی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے۔ یہہ بھی دیکھا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکھتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے۔

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بہاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کی جواہر دقیقین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی ہے پہر علامہ موصوف بطور
رائے کے لکہتا ہے کہ یہہ شقیہ افترا پر محمول نہین ہوسکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف
افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز فروغ نہین پاسکتے ہین اور نہ عورتون
کو جرأت ہوسکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس
سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین اسبات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام
عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستور الحال
گزر چکی ہین کیونکہ طبی قواعد کے رو سے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو
بہت ہی نادر الوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دو نطفہ
قوت فاعلی و انفعالی رکہتے ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آکر خود بخود
حمل ٹہرنیکا موجب ہو جائے" مین کہتا ہون کہ ایسے قصہ ہندون مین بہی مشہور ہین
سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنیاد پائی جاتی ہے —

غرض یہ خیال ہندون مین بہی پرانا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین
لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہو گیا تہا
اور ایسا ہی شمس و قمر سے بہی شرفا آریہ کی پاک دامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب
ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یکمرتبہ مردود
اور باطل سمجہکر پایہ اعتبار سے ساقط کر دینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان
قصون کو انکے زوائد سے الگ کرکے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاص
علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکیطرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور اسبات پر چند
نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین
نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادر الوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نیچری فلسفی
انکو خیال کر رہے ہین بلکہ مختلف قومون مین انکے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدائش مین بیان کیے گئے ہین لیکن یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین - اور حال کے زمانہ اور اس کے قریب قریب ہی بعض ممالک کی عورتین حاملہ ہوکر ایسا کچھ بیان کرتی رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جاسکتے اور ان کے ابطال پر کوئی دلیل فلسفی قائم نہین ہوسکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین سے افلاطون اور ارسطو بہی اس بات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور اونکے مختلف دورے ہین - اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک دور مین ایسی عجایب چیزین یا عجایب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق مین اور نہ دور لاحق مین انکی نظیر پائی جائے غرض نادر الظہور اشیاء کا سلسلہ اس وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے - اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت ہی عمدہ لکہی ہے وہ لکہتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم متناسب الطبع واقعہ ہین مگر پہر بہی اون مین سے بعض کو نادر طور پر کبہی کبہی کسی کسی زمانہ مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اوسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے اور یہ بہی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواترہ

الظہور ہون وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہین اور انہین کی سچائی پر پختہ اعتقاد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہین وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ مین دکہائی دیتے ہین اسی وجہ سے عوام کیا بلکہ خواص کو بہی ان کے وجود مین شک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہین سو بڑی غلطی جو حکما کو پیش آئی ہے اور بڑی بہاری ٹہوکر جو ان کو آگے قدم رکہنے سے روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہین ہوتے اور جو کچہ ان کے آثار چلے آتے ہین انکو صرف قصے اور کہانیان خیال کر کے اپنے سر سے ٹال دیتے ہین حالانکہ یہہ قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتہہ نادر الوقوع عجائبات بہی کبہی کبہی ظہور مین آتے رہتے ہین اسکی نظیرین بہت ہین جنکا لکہنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط نے اپنی ایک طبی کتاب مین چند چشم دید بیماریون کا بہی حال لکہا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ اطبا کی رو سے ہرگز قابل علاج نہین تہی مگر ان بیمارون نے عجیب طور پر شفا پائی جسکی نسبت انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے - اس جگہ ہم اس قدر اور لکہنا چاہتے ہین کہ یہ بات صرف نوع انسان مین محدود نہین کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع خواص کا اسمین سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکہین تو یہ دوسرا سلسلہ ہر یک نوع مین پایا جاتا ہے - مثلاً نباتات مین سے اک کے درخت کو دیکہو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے مگر کبہی مدتون اور برسون کے بعد ایک قسم کی نبات اس مین پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیرین اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبہی نہ دیکہا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکہتا آیا ہو بیشک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجہے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزون مین بہی دور و دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور مین آ جاتا ہے" - پہر اس مقدمہ کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور تاریخی واقعات مین اسپر شہادت پائی نہین جاتی پہلے عقلی جواب دیا ہے اور [illegible]

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادتوں
کا ثبوت دیا اور بصفحہ ۴۷ کہا ہے کہ اگر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور
علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کردیا تھا کہ میرے ہاتھہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور
کفار نے اسکو بچشم خود دیکھہ بھی لیا ہے مگر اسکو جادو قرار دیا اپنے اس دعوی مین سچے
نہین تھے تو پھر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تھے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی
آواز سے پہنچ چکی تھی چپ رہے اور کیون انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا
کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھایا اور کب ہم نے اسکو جادو کہا اور اسکی قبول
سے موںہہ پھیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور موںہہ بند رکھا یہانتک
اس عالم سے گزر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل
برخلاف تھی اسبات کا یقین نہین دلاتی کہ کوئی ایسی سخت روک تھی جسکی وجہ سے کچھہ
بول نہین سکتی تھی مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تھی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا
تھا۔ اور مسلمان ابھی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تھے پھر تعجب یہ کہ انکے بیٹون یا پوتون
نے بھی انکار مین کچھہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تھا کہ اتنا بڑا دعوے اگر
افترا محض تھا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تھا اس کے رد مین کتابین لکھتے اور دنیا
مین شائع اور مشہور کرتے اور جبکہ لاکھون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون
وغیرہ مین سے رد لکھنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تھے وہ علانیہ ہزارون
آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون
مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اسبات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ
کرچکے تھے اور رد لکھنے کے لیے کوئی بھی گنجایش باقی نہین رہی تھی اور یہی بات تھی
جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکھا تھا سو جبکہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات
مین شق القمر معجزہ مشہور ہو گیا مگر ان لوگون نے خجلت زدہ ہوکر اس کے مقابلہ پر دم

بہی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اسبات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہیں کہ جس دعوی کا رد انہیں ضرور لکھنا چاہیئے تہا انہوں نے کیوں نہیں لکھا آنحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہیں تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچھ حملہ نہیں کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت میں مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اسکے یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سیکنڈ سے کچہ زیادہ نہیں تہا ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائیں کیونکہ مختلف ملکوں میں دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہہ مطلع ناصاف اور پر غبار ہونا اور کسی جگہہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک موجبات عدم رویت ہو جاتے ہیں۔ اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسموں میں اندر بیٹہنے کا وقت ہے ایسا التزام بہت بعید ہے۔

پہر ان سب باتوں کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہیں کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بہی شہادت پائی جاتی ہے مہابہارت کے دہرم پربمین بیاس جی صاحب لکہتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہوکر پہر مل گیا تہا اور وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققوں کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابہارت وغیرہ پران کچہہ قدیم اور پرانے نہیں ہیں بلکہ بعض پرانوں کی تالیف کو تو صرف آٹہہ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس

ہے کہ مہابہارتہہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر چسپا کہ قدیم سے ہندون کی اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہی درج کیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندون مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریاے نہربل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہار انگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایک بارگی اوس نے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اسملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تہے اور اسکر دنواح کے ہندؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور تہا جس بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب مین لکہا ۔ بہرحال جب آریہ دیس کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پر انکے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے مین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے ۔)

پہر صفحہ ۸۴ سے آریہ کے اصول تناسخ پر دلچسپ بحث کی ہے پہر صفحہ ۹۱ سے ۱۰۲ تک آریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹہانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت عہ ۱۲ ار جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین ۔

اور حمیت وحمایت اسلام تو اسیکی مقتضی ہے ۔ کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کو اس

دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو و مسلمانوں میں تقسیم کرے - ہمیں **ایک فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی - اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں روک ہوگی -

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب از سراج منیر وغیرہ کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی -

ہمنے **سنا** ہے کہ اسوقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التوا میں ہے اور اسکی مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے **جو** بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال **افسوس** ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے اہل مذاہب سے مقابلہ کے لیے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے - شائد ان خام خیالوں کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہوں نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکھا ہوا ہے فروخت کرکے صرف کرلیں تو پیچھے کروہ انکو مالی مدد دینگے ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے - اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہوں نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کردیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا - **ای خدا تعالی** تو ایسا نہ کر مسلمانوں کو دل بہت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین -

---

بقیہ مضمون

"بغض و تہاجر"

(جو نمبر تین مین ناتمام رہا ہے)

یہ بات محتاج ثبوت نہین ہے کہ بغض و تہاجر باہمی تراحم کے مخالف ہی جسکا اس آیۃ (نمبر ۴) مین مفصل ارشاد ہے۔

(۵) اور خدا تعالے نے فرمایا ہے "خدا کو پوجو اور اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا (نساء رکوع ۷)	اور قرابت والون - اور یتیمون - اور مسکینون - اور ہمسائیون سے جو نزدیک ہون اور جو دور ہون اور مسافرون اور غلامون سے جنکے تم مالک ہو احسان کرو خدا ان سے خوش نہین جو متکبر

ہو اور مفخر کرے"۔

یہ حکم احسان **ایسا عام** ہے کہ ما فوق اہل ایمان قرابتیون و ہمسائیون وغیرہ کے علاوہ کفار ہمسایہ و قرابتیون وغیرہ کو بھی شامل ہے - اور یہ بات بھی ظاہر ہے و محتاج بیان نہین ہے کہ تہاجر اس احسان کے مخالف ہی کیونکہ خوش خلقی سے کلام کرنا و خندہ پیشانی سے ملنا احسان کا ادنی درجہ ہے۔

اس قسم کی بیسیون عمومات قرآن مین جن سے عموماً اہل ایمان کے ساتھ (جن مین گنہگار مومن بھی داخل ہین) یہ احسان کا حکم ہے جو بغض و تہاجر کے صریح مخالف ہے اور اس مضمون کی **احادیث** نبوی و آثار سلفی بہت ہی کثرت سے وارد ہین از انجملہ چند احادیث و آثار کی نقل پر اقتصار کیا جاتا ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے اوسپر رحم نہ کرے گا جو لوگون پر رحم نہین کرتا ۔

> عن جریر قال قال رسول الله صلعم لا یرحم الله من لا یرحم الناس ۔ (بخاری ص۸۸۹ مشکوٰۃ ص۴۲۳ مسلم)

(۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے رحم والون پر رحم کرتا ہے تم زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرنے گا جو آسمان مین ہے ۔

> عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلعم الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۔ (ابوداؤد ص۳۱۹ ترمذی ص۱۵ جلد۲)

اس مضمون کی احادیث اور بہت ہین جنمین عموماً خلق خدا پر رحم کا حکم ہے کسی مسلمان سے اوسکی خصوصیت نہین ہے بلکہ جس رحم کا ان احادیث مین ذکر ہے اس رحم کے مستحق زیادہ تر وہی لوگ ہین جو گناہون کی بلا مین مبتلا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغض و تہاجر اس رحم کے مخالف ہے رحم کا مقتضا یہی ہے کہ انکو پیار سے ملین اور بلاطفت سے انکو گناہون سے نکالین ۔ نہ یہ انکو مطرود اور مردود رہنے دین ۔ پس جو کسی مبتلا گناہ (مخصوص مسلمان گنہگار) سے بغض اختیار کرکے بے پرواہ ہوا اسپر ترس کہا کر اسکی ہدایت کا طالب ہوا اسنے ان احادیث کا صریح خلاف کیا ۔ اس جواب کا پورا موید شیخ کا قول ہے نمبر(۲) پر منقول ہوگا

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو مومنون کو باہم رحم و محبت کرنے اور ایک کو دوسرے کیطرف بدل مائل ہونے مین ایسا پائیگا جیسے ایک جسم ہے جس کا ایک عضو دکھے تو تمام جسم اسکی ہمدردی مین بے خوابی و بخار مین شریک ہوتا ہے ۔

> عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تری المؤمنین فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمّی ۔ (بخاری ص۸۸۹ مسلم ص۳۲۱ جلد۲)

پہلی دو حدیثین عموماً خلق خدا پر رحم کو واجب کرتے ہین اور یہ حدیث خاص کر مومنون

(جنہیں اہل معاصی بہی شامل ہین اور وہ زیادہ تر رحم کا محل ہین) کو باہم رحم و پیار کرنا و مہر و محبت کرتی ہین اور باہم بغض و تہاجر سے مانع ہین۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شب سے اوپر (مسلمان) بہائی سے ترک

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلعم لا یحل لاحد ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام (بخاری ص ۸۹۶ مسلم جلد ۲ ص ۳۱۶)

کلامی حلال نہین ہے۔ ایک دوسرے کو ملتا ہے تو ایک ادہر سو منہ پہیرتا ہے دوسرا ادہر اور ان دونون سے اچہا وہ ہے جو پہلے سلام کرے

ایک روایت مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلعم من ھجر فوق ثلث فمات دخل النار (احمد و ابو داؤد ص ۳۱۶ ج ۲)

تین دن سے اوپر ترک کلامی کی اور وہ مرگیا تو آگ مین داخل ہوا۔

اور ایک روایت مین فرمایا ایک برس تک بہائی سے ترک کلامی کرنا ایسا

عن ابی خراش عن النبی صلعم من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ (ابو داؤد ص ۳۱۶ ج ۲)

ہے۔ جیسے اس کی خون ریزی کرنا۔

(۶) اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظن سے بچو ظن بڑی جہوٹی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا (بخاری ص ۸۹۶ مسلم ص ۳۱۶ جلد ۲)

بات ہے اور کسی کی نیکی اور بدی تلاش نکرو اور کسیکو ضرر دینے کے لیے کبہی چیز کے دام نہ بڑہاؤ اور آپس مین حسد عداوت۔ قطع کلامی (یا بدگوئی) نکرو اور خدا کے بندے آپس مین بہائی ہوجاؤ۔

(۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے حکم بہیجا ہے

عن عیاض قال قال رسول اللہ صلعم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (ریاض الصالحین ص۲۱۰ ومسلم ص۳۸۵ جلد ۲)

کہ تم آپس میں فروتنی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر فخر نہ کرے یعنے اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھے ۔

(۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت میں نہ جائیگا جس کے دل میں ذرہ کی برابر تکبر ہوگا ۔ کسی نے عرض

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس (ترمذی ص۲۲ جلد ۲ ومشکوٰۃ ص۴۳۳ ومسلم ص۶۵ ج ۱)

کیا یا رسول اللہ یہ تو سب کوئی چاہتا ہے کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میری جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا خدا تعالی با جمال ہے وہ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے یعنی خوبصورتی تکبر نہیں ہے تکبر یہ ہے کہ حق کے سامنے اترا دیں اور لوگوں کو حقارت سے دیکھیں ۔

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول صلعم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ وماله ودمه التقوی ھھنا بحسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ (مسلم ص۳۱۷ جلد ۲ وترمذی ص۱۵ جلد ۲)

نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ کہے نہ اسکو ذلیل کرے مسلمان کا مسلمان پر سبھی کچھ (آبرو، خون اور مال) حرام ہے پرہیزگاری کا محل دل ہے انسان کو برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے سبب دوسرے کو برا جانتا ہے اور اسکو برا سمجھ کر اس سے ترک کلامی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہے اور

اور اُس پر فخر کرتا ہے - وہ اپنے آپ کو اسکی مثل کسی گناہ کا مرتکب سمجھ تو اسکو ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا نہ جانے اسکو اپنی مثل مبتلا رگناہ سمجھکر ترس کہاے اور پیار کے ساتھ اُنکو گناہ سے ہٹاے - حضرت مسیح علیہ السلام کا قول جو نمبر (۲۱) پر منقول ہوگا ہمارے اس بیان کا بھی پورا مؤید ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین نے کسی سے کسی گناہ کے سبب ترک کلامی کی ہے تو فخر و تکبر سے نہین کی اور نہ اس اعتقاد سے کہ وہ شخص ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا ہو گیا ہے انکی ترک کلامی صرف نصیحۃً و مصلحۃً و ہدایۃً تھی چنانچہ ان احادیث کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے ٭

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین ملے تو سلام کرنا - دعوت کرے تو اُس کی دعوت قبول کرنا - کچھ پوچھے تو خیر خواہی کی بات کہنا - چھینک مارکر حمد کہے تو رحمت کی دعا دینا - بیمار ہو تو اُسکو پوچھنا مر جاے تو اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا ٭

> عن ابی ہریرۃ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیتہ فسلم علیہ و اذا عطس فحمد اللہ فشمتہ و اذا مرض فعدہ و اذا مات فاتبعہ (مسلم صـ۲۱۳ جلد۲)

ان احادیث مین جو مومن اور مسلم کا ذکر اور اس کے حقوق کا بیان ہے یہ گناہگار اہل ایمان کو بھی اپنے عموم سے شامل ہے جو شخص گناہگار اہل ایمان کو مذہب خوارج کا مقلد ہو کر دایرہ ایمان و اسلام سے خارج کرے یا مذہب معتزلہ کے موافق انکے ایمان مین توقف کرے وہ ان دلایل کتاب و سنت کا جواب دے جنکو ہم مضمون "کفر و کافر" مین ضمن جلد چہارم بیان کر چکے ہین ٭

(۱۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کسی نیکی کو ہلکا (تھوڑا) نہ سمجھو اور نہین تو یہی سہی کہ اپنے بھائی (یعنے مسلمان) کو

> عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا تحقرن من المعروف شيئاً ولو ان تلقى اخاك بوجه طلق (صحیح مسلم ص ۳۲۹ جلد ۲)

خندہ پیشانی سے ملو۔

عن عائشة ان رجلا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول صلى الله عليه واله وسلم متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من تركه الناس اتقاء شره - (بخاری ص ۸۹۱ ، مسلم ص [illegible] جلد ۲)

(۱۴۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونا چاہا آنحضرت صلعم نے اسکو اذن دیا اور اس کے آنے سے پہلے فرمایا کہ یہ شخص بُرا ہے جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے اس سے بات کی وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے سوال کیا کہ اے حضرت پہلے تو آپ نے اس کی نسبت ایسا کہا اور جب وہ آیا تو اس سے خندہ پیشانی وانبساط سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عائشہ تو نے مجھے بدخلق یا بدگو کب پایا ہے قیامت کے دن سب سے بُرے درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکو لوگ اُسکی بدخلقی یا بدگوئی سے بچنے کے لیئے چھوڑ رکھین۔

عن ابی ذر قال قال رسول صلعم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن - (ابن ماجه والترمذی ص [illegible] جلد ۲)

(۱۴۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر کو فرمایا ہے خدا سے ڈر جہان کہین ہو اور بدی کے پیچھے بھلائی کو لگا اس سے تو بدی کو مٹا دے گا اور لوگوں سے اچھے خلق کے ساتھ میل جول رکھ۔

(۱۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگون مین ملا رہے اور

عن ابن عمر عن النبي صلي الله عليه وسلم قال المسلم الذي يخالط الناس ويصبر علي اذاهم افضل من الذي لا يخالطهم ولا يصبر علي اذاهم۔ (ترمذي و ابن ماجه ص۸۳ جلد ۲ ع۲۳۳)

اور انکی تکلیف پر سہار ا کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان سے جدا رہے اور انکی تکلیف پر سہار انکرے ہے ✦

(۱۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اچھا شخص وہ ہے جو خوش خلق ہے ✦

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلعم خياركم احسنكم اخلاقا (بخاري و مسلم و مشكوة ص۹۲ ج۵ ع۴۲۲)

ان احادیث مین خوش خلقی کا حکم عام ہے متقی مسلمانون سے مخصوص نہین اور گناہگار اہل ایمان اس حکم سے مستثنی نہین ہین بلکہ حدیث نمبر ۱۳ تو خاصکر ان ہی لوگون کے حق مین ہے جو مسلمانون کو تکلیف دیتے ہین اور اس تکلیف دہی کے سبب وہ گناہگار ہوتے ہین ✦

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین ایک اعرابی نے آکر

عن ابي هريرة قال قام اعرابي فبال في المسجد فتناوله الناس فقال لهم النبي صلي الله عليه وسلم دعوه وهريقوا علي بوله سجلا من الماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين (بخاري ص۳۵ و ص۸۹ وغيره)

بول کردیا اور لوگ اسکے گرد ہوئے تو آپ نے فرمایا اسکا بول بند نکرو جب وہ بول کرچکا تو اوسکو آپ نے نرمی سے سمجہایا . اور لوگون سے کہا کہ تم کو خدا نے آسانی کے لئے بہیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کے لئے۔

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] حضرت عائشہ

عن عائشةؓ قالت دخل رهط من الیهود
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقالوا السام علیك ففهمتها فقلت
علیکم السام واللعنة فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم مهلًا یا عائشةؓ
فان الله یحب الرفق فی الامر کله ـ
(بخاری ص ۸۹۰) وفی روایة قال یا عائشه
ان الله تعالی رفیق یحب الرفق ویعطی
علی الرفق ما لا یعطی علی العنف (مسلم ص ۳۲۲)
وفی روایة علیك بالرفق وایاك
والعنف والفحش (مسلم ص ۳۲۳ ومشکوة ص ۴۲۲)
وعن جریر من یحرم الرفق یحرم الخیر
(مسلم ص ۳۲۳ ومشکوة ص ۴۲۲)

نے جواب مین کہا کہ تم ہی پر موت اور
لعنت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ان کو سخت گوئی سے منع کیا اور
فرمایا اے عائشہ نرمی کر خدا وند تعالے
نرمی کو پسند کرتا ہے ۔ اور ایک حدیث مین
ہے خدا تعالی رفیق ہے وہ رفق (نرمی) کو
پسند کرتا ہے ۔ نرمی پر وہ عنایت کرتا ہے
جو سختی پر نہین کرتا ۔ ایک حدیث
مین فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کر اور درشت گوئی
سخت گوئی اور بیہودگی سے بچ جو نرمی سے محروم رہا وہ بھی خیر
سے محروم رہا ۔ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ
بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین ان کو
مسلمان گناہگارون کے ساتھ نرمی و
آسانی نہین ہوتی جب وہ ان سے بولین گے سخت کہین گے اور جب انکو دیکھینگے
قہر کی نگاہ سے دیکھین گے ✦

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس مین درستی نماز و روزہ

عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الا اخبرکم بافضل من
درجة الصیام والصدقة والصلوة
قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین
وفساد ذات البین هی الحالقة ـ

صدقہ سے بہتر ہے اور آپس مین فساد
دین کو مونڈنے والا ہے اور ایک
حدیث مین فرمایا کہ حسد اور بغض پہلی
امتون کی مرض تم مین چلی آئی ہے بغض
مونڈنے والی چیز ہے مین یہ نہین کہتا کہ

(ابوداؤد والترمذی صـ۲۳ جلد ۲)

وعن الزبیر قال قال رسول الله صلعم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (احمد و الترمذی صـ۲۳ جلد ۲)

بال کو مونڈتا ہے وہ تو دین کو مونڈ ڈالتا ہے۔

(۱۹) حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے - لوگوں میں ایسے ہو رہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں ہیں جنکو سبھی پرندہ حقیر سمجھتے ہیں - وہ اگر جانیں جو انکے پیٹوں میں برکت (شہد) ہے تو

عن علیؓ قال کونوا فی الناس کالنحلة فی طیر انہ لیس من الطیر شیٔ الا وھو یستضعفھا ولو یعلم الطیر ما فی اجوافھا من البرکة لم یفعلوا ذالک بھا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم و زایلوھم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وھو یوم القیمة مع من احب (دارمی صـ۵۰)

انکو حقیر نہ سمجھیں - تم لوگوں کے ساتھ زبانوں اور جسموں سے ملے رہو اور عملوں سے اور دلوں سے الگ رہو یعنے اگر وہ بد عمل بد اعتقاد ہوں ؟ جدا رہو ہر ایک کو اس کا بدلہ ملے گا جو اس نے کمایا - اور ہر شخص قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جس کو اس نے دل سے دوست رکھا یعنے اسکے دلی اعتقاد اور اعمال کو پسند کیا *

(۲۰) حضرت ابو الدرداء صحابی کا قول ہے ہم ایسے لوگوں سے ہنس ہنس

ویذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوہ اقوام وان قلوبنا لتلعنھم او تقلیھم (البخاری صـ۹۰۵)

باتیں کرتے ہیں جن سے ہمارے دل خوش نہیں ہوتے یا اُن کو لعنت کرتے ہیں *

راقم کہتا ہے وہ لوگ ایسے ہی ہوں گے جنمیں حضرت ابو درداء نے کوئی وجہ محبت نپائی لعنت ہے اسکے مناسب حال ہے جب ایسے لوگوں سے سلف صالحین کے مداراة و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا ثابت ہے تو مسلمان

اہل معاصی سے مدارات و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا کیون جائز نہیں
سلف صالحین کے خیال اور اس زمانہ کے متدینوں کے حال کی وہ رباعی کیا عمدہ حکایت ہے جو بصفحہ (۱۴۱) منقول ہو چکی ہے:-

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا - الخ

(۲۱) حضرت مسیح ارشاد فرمایا کرتے لوگو! ذکر الٰہی کے سوا بہت نہ بولا کرو

انہ بلغہ ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافا فارحموا اہل البلاء واحمدوا اللہ علی العافیۃ -

(موطا امام مالک ص۳۸۶)

اس سے تمہارے دل سخت ہو جائین گے اور سخت دل خدا سے دور ہو جاتا ہے - پر تمکو علم نہین ہوتا - اور تم لوگون کے گناہونکو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم خدا ہو (یعنے اپنے آپ کو گناہون سے پاک اور گناہگارونکو واصلِ جہنم سمجھنے والے) تم اپنے گناہونکی طرف ایسا دیکھو کہ گویا تم بندے ہو (یعنے جو گناہ کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین)

تمام لوگ دو ہی قسم کے ہین ایک مبتلائے گناہ - دوسرے گناہون سے عافیت مین ہین پس تم مبتلاؤن پر ترس کھاؤ - اور خود گناہون سے عافیت مین ہو تو اسپر خدا کا شکر بجا لاؤ (نہ یہہ کہ اپنی عافیت پر اتراؤ اور لوگون کو حقارت سے دیکھو اور جہنمی بتاؤ)

حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد اس ارشاد آنحضرت صلعم کے موافق ہے جو ابوذر غفاری کو آپنے

عن ابی ذر فی حدیث طویل قلت اوصنی یا رسول اللہ - قال لیحجزک عن

فرمایا ہی کہ جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہون

ما تعلم من نفسك۔

(شعب الایمان بیہقی ومشکوٰۃ صفحہ ۴۱۲)

وہ تجھے لوگون کی عیب بینی سے روکین۔

ان ہی ارشادات انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو ان کے پیر نے فرمایا تھا۔ جسکو شیخ علیہ الرحمۃ نے رباعی ذیل مین بیان کیا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ۔۔۔ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ برخویش خود بین مباش ۔۔۔ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپنے اس ارشاد کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کا عمل ایسا تھا کہ آپ لوگون کی کھلم کھلی اور چشم دید برائیون سے چشم پوشی کر لیتے اور صرف انکے ایمان و بیان پر حسن ظنی فرما کر اس برائی سے انکو بری کرتے۔

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ حضرت مسیح نے ایکدفعہ کسی کو چوری کرتے ہوئے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال له عیسی سرقت قال كلا والذی لا اله الا هو. فقال عیسی امنت بالله وكذبت نفسی

(صحیح مسلم صفحہ ۲۶۵ جلد ۲)

دیکھا تو اس سے کہا۔ کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ بولا خدا کی قسم ہے جسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین مین نے چوری نہین کی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ مین خدا تعالے پر ایمان لایا اور مینے اپنے آپ کو اس گمان مین جھوٹا قرار دیا

اس معاملہ مسیح علیہ السلام کی وجہ ہمارے خیال[*] مین وہی اہل ایمان پر حسن ظنی

[*] ایسا ہی امام نودی نے شرح مسلم مین بیان کیا ہے جو ہماری نظر سے بعد تحریر توجیہ مذکور گذرا۔ آپ فرماتے ہین

قال القاضی ظاهر الكلام صدقت من حلف بالله تعالی وكذبت ما ظهر لی من ظاهر قتنه فلعله اخذ ماله فيه حق او باذن صاحبه اولم يقصد الغصب والاستيلاء او ظهر له من مد يده انه اخذ شيئا فلما حلف له اسقط ظنه ورجع عنه (شرح مسلم صفحہ ۲۶۵)

ہے اور اپنے نفس پر بدگمانی - اُنہون نے اس شخص کی قسم اور کلمہ توحید سے یہ سمجھا کہ جو ہم نے اس شخص پر چوری کرنے کا گمان کیا تھا وہ بُرا گمان تھا - اسپر یہ نیک گمان بھی ہو سکتا تھا کہ جس چیز کو اُس نے لیا تھا اُسکے لینے کا باجازت مالک یا اور وجہ سے مستحق و مجاز تھا -

یہہ تو آپ کی اہل ایمان کے آگے فروتنی اور حسن اخلاقی ہے آپ نے خنزیر جیسے حیوانات سے تخاطب کیا ہے تو اس مین بھی اپنی خوش خلقی اور حسن کلامی کو ترک نہین کیا - جسمین اہل ایمان کے لئے صاف ہدایت و نصیحت ہے کہ وہ اپنے ہم جنس انسان خصوصاً اہل ایمان سے تو خوش کلامی سے پیش آوین - ان کو خنزیر سے بدتر نہ سمجھین - جیسا کہ آج کل متدینون کا عمل ہے -

موطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم خنزیر کو ملے

عن مالك عن يحيى بن سعيد ان عيسى بن مريم لقي خنزيرا فقال له انفذ بسلام فقيل له تقول هذا لخنزير فقال عيسى بن مريم اني اخاف ان اعود لساني المنطق بالسوء (موطا ص۳۸٦)

تو اس سے فرمانے لگے تو سلام یا سلامتی کے ساتھ نکل جا - کسی نے پوچھا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہین - آپ نے جواب مین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ میری زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلے -

حضرت مسیح کا یہ قول کہ تم لوگون کے گناہون کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو الخ آج کل کے متدین اہل تباغض کے عین حسب حال ہے وہ ذاتی دوسرے گناہگاران اہل ایمان کو ایسے غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا وہ خود خدا قہار ہین اور انکو جہنم کے سوا کہین جگہ نہ دینگے - اور اپنے گناہون سے وہ ایسے آنکھ بند کئے ہوئے ہین کہ گویا وہ جنت کے مالک ہین - ایسے خود بینون کا مال اس شخص کا حال ہے جسکا ذکر

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدہما مجتہد فی العبادۃ والاخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیہما ملکا فقبض ارواحہما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للاخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب فقال اذہبوا بہ الی النار۔

(مشکوۃ بروایت احمد ص ۱۹۷)

اس حدیث نبوی مین ہے کہ بنی اسرائیل مین دو شخص دوست تھے ایک بڑا عابد تھا دوسرا کہتا تھا کہ مین تو گنہگار ہون۔ وہ عابد گنہگار کو گناہ سے روکتا تو وہ جواب مین کہتا کہ تو مجھے میرے رب کے سپرد کر ایکدن اُسنے اُسکو ایک ایسے گناہ پہ پایا جسکو اُسنے بہت بڑا سمجھا تو اُس سے منع کیا اسکے جواب مین گنہگار نے وہی کلمہ کہکر کہا کہ کیا تو میرا محافظ ہے؟ اسپر اس عابد کو غیظ آیا اور اس نے اسکو یہ کہدیا کہ قسم ہے تجھے خدا نہ بخشے گا۔ اور تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ خدا نے ان دونون کیطرف ملک الموت کو بھیجا اور اُنکو اپنے پاس بلالیا پھر اس گنہگار کو تو فرمایا تو میری رحمت سے بہشت مین داخل ہو اور عابد کو کہا کہ تو میری رحمت کو میرے بندوں سے روک سکتا ہے اور فرشتون کو حکم دیا کہ اسکو جہنم مین لے جاؤ۔

ہمارے متدین بھائی اس حدیث کو عبرت کی آنکھ سے دیکھین اور حضرت مسیح کی اس نصیحت پر عمل کرین۔

بعض حضرات متدین اس خودبینی کے علاوہ غیر کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش ہوتے ہین اور اس بلا سے انکی مخلصی نہین چاہتے۔ ان کے حال وبال سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین ڈرایا اور فرمایا ہے کہ تو

عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلعم لاتظہر الشماتتہ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک ۔ ترمذی ص ۶۵ ج ۲

بھائی کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش نہو ایسا کرے گا تو خداوند تعالے اسکو عافیت دے گا اور تجھے اس بلا مین مبتلا کرے گا۔

اس قسم کی احادیث و آثار اور بہت ہین جن کے عموم یا خصوص سے مسلمانون پر عموماً اور گناہگار مومنون پر خصوصاً ترحم اور ان سے خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے میل جول کی فضیلت ثابت ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین تراحم وخوش خلقی وحسن معاشرت وطلاقت چہرہ ہے نہ غضب و بغض ومہاجرت وبدگوئی وترش روئی جو صرف ضرورت کے وقت بعض مواقع مین سلف صالحین کی استعمال مین آئی ہے ۔ اسی نظر سے امام نووی نے اس طریق میل جول کو تمام انبیا اور سلف صالحین طریق ٹھیرایا ہے چنانچہ کتاب ریاض الصالحین مین بصفحہ (۱۶۲) فرمایا ہے۔

الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور جمعہم وجماعتہم ومشاھد الخیر ومجالس الذکر معہم وعیادۃ مریضہم وحضور جنائزھم ومواساۃ محتاجہم وارشاد جاھلہم وغیر ذالک من مصالحہم

لوگون سے میل جول رکھنے۔ اوران کے جمعہ جماعتون اور نیک مجلسون مین اوران کے ساتھ ذکر کی مجلسون مین حاضر ہونے اوران کے بیمارون کی عیادت کرنے اوران کے جنازون مین شریک ہونے اوران کے محتاجون سے احسان کرنے اوران کے نادانون کو راستہ بتانے

لمن قدر على الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وقمع نفسه عن الايذاء وصبر على الاذى اعلم ان الاختلاط بالناس على الوجه الذى ذكرته هو المختار الذى كان عليه رسول الله صلعم وسائر الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وكذلك الخلفاء الراشدين ومن بعدهم من علماء المسلمين و اخيارهم وهو مذهب اكثر التابعين و من بعدهم وبه قال الشافعى واحمد واكثر الفقهاء رضى الله رضى الله عنهم اجمعين - قال الله تعالى وتعاونوا على البر والتقوى والايات فى معنى ما ذكرته كثيرة معلومة -

(رياض الصالحين ص۲۶)

ایسے ہی اور نیک کامون کے افضل ہونے کا بیان - اس شخص کے حق مین جو اچھی بات کا لوگون کو حکم کرے اور بری بات سے منع کرے اور لوگون کو تکلیف رسانی سے نفس کو روکے - اور لوگون کی تکالیف اپنے نفس پر سہار ے - ایسے طور پر لوگون سے میل جول ایسا طریق ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیا تھے ایسے ہی خلفاء راشدین اور ان کے سوا اور صحابہ و تابعین اور ان سے پچھلے علماء مسلمین اور برگزیدہ صالحین - اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے اور تبع تابعین کا اور یہی امام شافعی اور اور امام احمد اور اکثر فقہاء کا قول ہے *

اس مذہب پر دلیل وہ آیت قران ہے جسمین ارشاد ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری پر لوگون کی مدد کرو - اور اس باب مین بہت سے آیات ہین جو لوگون کو معلوم ہین *

راقم کہتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اپنی قوم سے (کفار تھے خواہ مؤمنین گناہگار) ملے جلے رہنا - ان سے جدا نہونا - اور ان کے جفاؤن پر تحمل کرنا اور

کمال خلق و ملاطفت و اخلاص و محبت سے اُن کے ساتھ پیش آنا ایسا یقینی اور بدیہی امر ہے جیسا کہ انبیا کا وجود یا ان کی نبوت۔ جسمین کسی مسلمان کو جو انبیا پر ایمان اور کتب سماوی خصوصاً قرآن مجید مین نظر رکھتا ہو شک و تردد نہین ہے +

قرآن مین بہت سے انبیا کا حال منقول ہے کہ ان کی قوم نے ان کو زبان سے برا (مجنون کاذب وغیرہ) کہا ہاتھون سے مارنے کا قصد کیا بلکہ بعض انبیا کو قتل ہی کر دیا پھر بھی انبیا نے ان کے جفا پر سہارا کیا اور یاقوم یاقوم کہکر لاطفت و خوش خلقی سے اُن کو جواب دیا +

صحیحین کی حدیث مین ایک نبی کے حال کی حکایت ہے کہ ان کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا میری قوم کو تو معاف کر وہ مجھے جانتے (پہچانتے) نہین +

عن عبد الله بن مسعود رض قال کانی انظر الی النبی صلی الله علیه وسلم یحکی نبیا من الانبیاء وضربه قومه فادموه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون (بخاری ص ۴۹۵ و مسلم ص)

اس طریق انبیاء اولین و آخرین اور سیرت سلف صالحین کو دیکھنے اور اُن آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور آثار سلف اور مذاہب و اقوال ائمہ کی طرف خیال کرنے سے صاف طور پر اور آسانی سے یقین ہو سکتا ہے کہ جو آیات قرآنیہ مین (جن سے اہل تباغض تمسک کرتے ہین) ظالمون اور کافرون سے محبت نکرنی اور بغض و بیزاری ظاہر کرنے کا حکم ہے وہ عام نہین ہے کہ ہر ایک کافر کو ہر ایک موقع و ہر حالت مین شامل ہو ایسا ہی جو احادیث و آثار متمسک بہا ان حضرات مین آنحضرت و صحابہ و تابعین کا بعض اہل معاصی

سے کلام وسلام ترک کرنا پایا جاتا ہے وہ بھی ہر موقع و ہر شخص کے لئے عام عمل میں نہ آیا ور نہ تھا - بلکہ اس حکم قرآنی اور عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ تابعین کے لئے خاص خاص مواقع اور خاص خاص محل تھے جو ان آیات قرآنی واحادیث کے جواب مین بضمن نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱۳ جلد ۹ بیان ہو چکے ہین ❊

عام حکم اور عام طریق جسپر اگلے اور پچھلے انبیاء اور ان کے صالحین اتباع چلے آئے ہین یہی خوش خلقی و حسن معاشرت اور صبر و تحمل سے اختلاط اور کشادہ پیشانی سے کس و ناکس کی مدارات ہے ❊

پس جن لوگون نے صرف بعض موقع پر بعض اشخاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلف صالحین کی ترک کلامی پیش نظر رکھکر عموماً بغض و تہاجر کو دین ٹھہرا لیا ہے اور اس کے مقابلہ صدہا عمومات و خصوص قرآن و حدیث سے آنکھ بند کرکے باہمی عفو و تراحم و خوش خلقی و ملاطفت و خندہ پیشانی کو بیدینی قرار دیا ہے - ان لوگون نے تھوڑے حصہ قرآن و حدیث و آثار کو لے لیا ہے اور اکثر حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۃ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء کا مورد و مصداق بنکر دکھایا ہے - عصمنا اللہ وایاہم ویاخذ بایدینا وایدیہم اجمعین ❊

اس مضمون مین ہمارے اصلی مخاطب ہمارے عینی بھائی اہلحدیث پنجاب امرتسر ہین - اور انہی پر ہمکو زیادہ افسوس ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کے مدعی اور قال اللہ و قال رسول اللہ سے مشتغل ہو کر اپنے عینی بھائیون اہلحدیث (و علاتی اخوان حنفیہ وغیرہ اہل تقلید) سے صرف بعض جزئی امور پر

(جیسے خطبہ جمعہ یا عیدین مین عربی عبارت کا ہندی زبان مین ترجمہ کرنا یا نہ کرنا وعلی ہذا القیاس) ملاقات وسلام وکلام ترک کر بیٹھے ہین اور عیدین کی جماعت علیحدہ کراتے ہین اور اس مہاجرت اور علیحدگی کو کمال ایمان سمجھ بیٹھے ہین۔ وہ اس خیال مین سچے ہین تو وہ ہم کو کم سے کم ایک آیت یا ایک حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کی ایک روایت ایسی دکھاوین جس سے صراحۃً یا اشارۃً یہہ ثابت ہو کہ "خدا تعالی کی رحمت سے اسکا غضب غالب ہے۔ ولہذا وہ اپنے بندون خصوصاً مسلمانون کے باہمی بغض اور سر پہٹول یا پھوٹ مین (جسکا سبب کسی کا کوئی ایک گناہ ہو) انکے باہمی تراحم ومحبت سے (جس کے اسباب ومقتضیات صدہا حسنات توحید اسلام۔ نماز روزہ وغیرہ ہین) زیادہ خوش ہوتا ہے" یا یہہ کہ "خدا تعالی اور اسکے رسول اور اسکے پیرون کے نزدیک جزئیات (کوئی عمل نیک یا بد) اصول ہین۔ اور کلیات (ایمان وعقاید اسلام) فروع ہین ولہذا انکے نزدیک جزئیات (ایک آدہ گناہ) کی رعایت کلیات (ایمان اسلام امہات حسنات) کی رعایت سے مقدم ہے"۔ یا یہہ کہ "ہر شخص سے اسکے کفر یا فسق کے سبب بہرحال بغض ومہاجرت واجب ہے کسی سے عفو ومسامحت ومداراۃ جائز نہین ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیا وسابقین اور ان کے اتباع وسلف صالحین نے کسی گناہگار کے ساتھ عفو ومسامحت وخلق ومداراۃ کا معاملہ نہین کیا" یا یہہ کہ "بعض لوگون سے بعض منکرات کے سبب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین نے ترک کلامی کی ہے وہ صرف ظاہری طور پر اور بنظر تنبیہ وہدایت ومصلحت وقت نہ تھے بلکہ وہ ترک کلامی دلی بغض وعداوت کے سبب سے اور بطور حد وعقوبت تھی"۔ آنحضرت اور اون کے پیرون نے ان لوگون کو ان منکرات کے

سبب اسلام سے خارج کر کے محض بغض و عقوبت کے لایق سمجھا تھا۔ انکی کسی نیکی ایمان و اسلام کو لحاظ فرما کر ان کو لایق عفو و مسامحت نہ جانا تھا"۔

جب تک وہ ان مضامین سے کوئی ایک مضمون کسی آیت یا حدیث یا قول صحابی یا تابعی سے ثابت نکرینگے وہ آنحضرت یا صحابہ و تابعین یا ائمہ مجتہدین کے کسی موقع کی ترک کلامی سے اپنے بغض و تہاجر کے جواز پر استدلال نہین کر سکتے ۔

ان آیات سے وہ استدلال کرینگے تو علاوہ اس کلام کے جو ہم ان آیات کے جواب مین کر چکے ہین ان آیات کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ وہ آیات عمومات ہین جنکے مخالف و معارض اور عمومات بھی موجود ہین جو بغض و تہاجر کے مخالف حب و ترحم و ملاطفت کے مثبت ہین۔ پھر دونو قسم کے عمومات کی تطبیق سے جو تنویع* سے ہو سکتی ہے وہی بات ثابت ہوگی جو ہمنے کہی ہے کہ حکم مہاجرت و ترک کلام و سلام عام حکم نہین ہے۔

اور اگر وہ کسی خاص واقعہ سے (جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ترک کلامی پائی جاتی ہے) استدلال کرینگے تو اسکے

* تنویع کی لغوی معنی قسم قسم کرنا ہے۔ اصولیون کی اصطلاح مین تنویع یہ ہے کہ دو عامون سے ایک عام کو بعض افراد سے مخصوص کرین اور دوسرے کو بعض اور افراد سے۔ مثلاً جن نصوص مین کفار سے دوستی کی ممانعت وارد ہے انمین کفار سے وہ کفار مراد لین جو مسلمانونکو ستاوین۔ اور جن نصوص سے کفار کی دوستی کا جواز نکلتا ہے ان مین کفار سے وہ کافر مراد قرار دین جو مسلمانون کی محسن و مربی ہون اس تنویع سے دو متعارض عامون مین تطبیق کرنا کتب اصول مین بیان ہوا ہے۔ چنانچہ مسلّم مین کہا ہے ثم الجمع فی العامین بالتنویع۔

مقابلہ مین وہ خاص واقعات پیش کئے جائینگے جن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کی مرتکبین منکرات سے ملاطفت اور حسن اخلاقی ثابت ہوتی ہے۔ (چنانچہ کعب بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاطب بن ابی بلتعہ سے باوجود ارتکاب جاسوسی و مخبری کے ملاطفت سے پیش آنا اور حضرت عمرؓ کو اُن کی مزاحمت و سختی سے روکنا ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ صفحہ ۹۰) اور حضرت ابن الزبیر سے حضرت عائشہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین حضرت ابن الزبیر کا یہ قول کہ حضرت عائشہ کو مجھہ سے ترک کلامی حلال نہین ہے۔ اور خود حضرت عائشہ کا اس فعل پر افسوس و ندامت ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو اشاعۃ السنۃ ۳ جلد ۹ صفحہ ۸۷) وعلی ہذا القیاس) اس سے بھی وہی بات ثابت ہوگی کہ یہ ترک کلامی عام حکم نہین ہے بلکہ بعض مواقع اور بعض حالات سے مخصوص ہے۔

الحاصل اُن عمومات قرانیہ اور واقعات خاصہ سے (جنکے مقابلہ و معارضہ مین دوسری عمومات اور واقعات ثابت ہین) اُن کا خیال و مقال ہرگز ثابت نہوگا جب تک کہ وہ ان عمومات و واقعات کے ساتھہ ان مضامین کو بھی ثابت نکرینگے جنکا ثبوت ہم نے طلب کیا ہے۔ اور بلا اثبات مضامین معروضہ بالا انکا اپنے معمولی بغض و تہاجر کو (جبکی تشریح ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۴۴ کر چکے ہین) دین قویم و صراط مستقیم ٹہرانا اور اس کی تائید و ثبوت مین بن سمجھے بوجھے الفاظ قران احادیث و آثار کو ہاتھہ مارنا بجز اس کے کسی امر کا ثبت نہوگا کہ ان کو قران و حدیث سے بجز اوراق گردانی اور الفاظ خوانی کوئی تعلق نہین ہے۔ ہم حسبۃ اللہ و نصیحۃ لخلق اللہ ان کی خدمت مین بڑے ادب و انکسار سے ملتمس ہین کہ آپ بھی وہ غور و تامل و فہم و فکر سے کچھہ کام لین اور

ان آیات واحادیث وآثار کو جو ان کے متمسکات کے معارضہ مین ہم نے پیش کیئے ہین اور اُن کے نظایر کو جو قران وکتب حدیث مین اور بہت کثرت سے موجود ہین انصاف سے دیکھین اور جانبین کے دلایل کا میزان عدل مین موازنہ کرین اور ان مین تطبیق وتوفیق کیصورت نکالین - اس غور وتامل وفہم وانصاف وموازنہ وتطبیق کے بعد امید ہے کہ وہ اپنی معمولی تباغض وتہاجر کو چھوڑ دین گے اور آپس مین ترک سلام وکلام وہ اسی حد تک اور اسی غرض سے کرینگے جس حد تک اور جس غرض سے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ تابعین نے کی تھی (جسکو ہم اشاعة السنة نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۶۲ و نمبر ۳ جلد ۹ مین بصفحہ ۶۰ وغیرہ عرض کر چکے ہین)

ہمارے علاتی بہائی حنفیہ وغیرہ مقلدین اہل سنت بلکہ اہل تشیع وغیرہ اہل اسلامی ملت بھی ہمارے خطاب کے احاطہ سے خارج نہین ہین۔

ان لوگون کے حق مین جو ہم اپنے عینی بہائیون اہل حدیث سے چاہتے ہین وہ ہم نمبر ۱۲ جلد ۸ اور نمبر ۳ جلد ۹ مین عرض کر چکے ہین کہ "وہ کسی اسلامی فرقہ کو (اہل سنت کہلاتے ہون خواہ اہل بدعت) دین سے خارج نہ سمجھین اور ان سے بغض وعداوت اختیار نہ کرین - گو ان کے بعض عقاید واعمال کو برا سمجھین اور خصوصاً حنفیہ وشافعیہ وغیرہ کو تو وہ اپنی مثل اہل سنت سمجھین ان کو بدعتی ومشرک کہنے سے احتراز کرین - چنانچہ انکے پیشوا ئے طریقت اور امام مذہب حضرت مولانا اسمعیل شہید رح ایضاح الحق مین وصیت فرما گئے ہین۔"

اس مقام مین علاوہ بران ہم یہ کہنا بھی ضروری اور اپنا منصبی فرض جانتے ہین کہ ہمارے اہل حدیث بہائی اپنے علاتی بہائیون

حنفیہ کو (جو ان کے ہم وطن و ہم جوار ہین) اسی محبت کی نگاہ سے دیکھین جسسے اپنے عینی بھائیون اہل حدیث کو دیکھتے ہین اور اُن کے اکابر مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر اتباع کو اسی عظمت کی نگاہ سے دیکھین جس نگاہ سے وہ اپنے آیمہ اہل حدیث امام بخاری و امام مسلم وغیرہ کو دیکھتے ہین گو ان مین اُن مین بعض فروعات جزئیہ رفع الیدین وآمین بالجہر و قرأۃ فاتحہ خلف الامام وغیرہ مین فرق ہے۔

ہمارے تیز مزاج بھائی جو اصول و فروع مذہب سے بے خبر ہین اور صرف سنی سنائی باتون پر ایمان لاکر حنفیہ کی بدگوئی اور ان کے آئمہ مذاہب سے بدظنی کے خوگیر ہین ہماری اس ناصحانہ التماس کو سنکر یکایک چونک پڑین گے اور حیرت و تعجب سے کہین گے کہ "صاحب اشاعۃ السنۃ نے یہ کیا غضب ڈھایا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کو یکسان کردیا۔ اور امام ابو حنیفہ کو امام بخاری کا ہمسر بنا دیا۔ کجا آسمان و کجا ریسمان" ہم لوگ حدیث پر عامل اور حنفیہ مقلدین حدیث کے تارک بلکہ منکر۔ اور امام بخاری علم حدیث مین امام اور امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث بلاکلام حتی کہ اُن کی نسبت ہماری جماعت مین مشہور ہے کہ اُن کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین" ولیکن اگر وہ صبر و تحمل سے ہماری پورے مضمون کو پڑہین گے تو اپنے اس تعجب پر افسوس کرینگے۔ اور اپنے ان خیالات کو جو حنفیہ اور ان کے امام مذہب کی نسبت وہ رکھتے ہین افترا و بہتانات سمجھین گے اور ہماری وصیت کو افراط و تفریط سے بری اور عین انصاف پر مبنی خیال کرین گے۔

نصیحت مساوات محبت اہلحدیث و اہل التقلید ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ مقلدین حنفیہ اور اہلحدیث اپنے فروعی مذہب اور حدیث صحیح پر عمل کرنے مین مساوی ہین ۔ بلکہ اس سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ اصول عقائد مین

متفق ہین گو بعض فروعات مین مختلف بھی ہین۔ ان فروعات اختلافیہ مین بھی اُن سب کا اصل اصول ایک ہے۔ مقلدین حنفیہ بھی اپنے فروعات مین ویسا ہی اتباع قران وحدیث کو پیش نظر رکھتے ہین جیسا کہ عاملین بالحدیث، گو ان مین اُن مین یہ فرق ہو کہ وہ بواسطہ مجتہدین قران وحدیث پر عمل کرتے ہین یہ بلا واسطہ +

(۳) جن احادیث پر مقلدین عمل واستدلال کرتے ہین وہ غالباً اُنہی لوگون کے نزدیک صحیح یا لائق عمل ہین۔ اور احادیث معمول بہا اہلحدیث غالباً فریقین کے نزدیک صحیح و لائق عمل ہین

(۴) قران وحدیث سے کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملنے کے وقت وہ محض تقلید ائمہ پر اکتفا کرتے ہین یہ اسوقت بھی کسی کی تقلید نہین کرتے اپنی رائے سے اباحت اصلیہ وغیرہ پر عمل کرتے ہین۔ ایسا ہی اور وجوہ فرق ہین جن سے کوئی منصف مزاج یہ نہین نکال سکتا کہ حنفیہ قرآن وحدیث سے متمسک نہین ہین اور اُن کا اصل اصول اہلحدیث کے اصل اصول کے مخالف ہے۔

ہان حنفیہ مین بعضے لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دہرم بھی ہین جن پر بعض احادیث کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اور اُس مین دعوے نسخ یا تاویل کی گنجایش بھی نہین ہوتی۔ ومعہذا وہ حدیث پر عمل کرنے کو برا جانتے۔ اور حدیث کے مقابلہ مین تقلید کو واجب سمجھتے ہین ایسے حنفیہ ہماری بحث وخطاب سے خارج ہین۔ بلکہ خود منصف حنفیہ ان کو خارج از بحث سمجھتے ہین چنانچہ ہمارے زمانہ کے منصف مزاج حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی (جنکو ہم اسی محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اپنے گروہ اہلحدیث کے اعیان واکابر کو دیکھتے ہین اور اپنے گروہ کی ان نوجوانون پر جو ان کو نا ملائم الفاظ اہل بدعت وغیرہ سے یاد کرتے ہین سخت افسوس

کہتے ہین اپنے رسالہ فوایدبہیہ فی تراجم الحنفیہ کے صفحہ ۴۹ مین امام عصام بن یوسف شاگرد امام ابو یوسف سے نماز مین رفع الیدین کرنے کی روایت نقل کرکے فرماتے ہین - کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب بلحاظ قوت دلیل مذہب مخالف چھوڑ دے تو وہ اسکی تقلید سے خارج نہین ہوتا - بلکہ اس ترک مذہب مین (جسمین دلیل قوی پر عمل کیا جائے) عین تقلید مذہب پائی جاتی ہے (کیونکہ دلیل قوی پر عمل کرنا عین ارشاد امام ہے) دیکھو امام عصام بن یوسف نے مسئلہ رفع یدین مین امام ابو حنیفہؒ کا مذہب چھوڑ دیا - اور باوجود اس کے وہ حنفیون مین شمار ہوتے ہین - اسی کا موید ہے جو ہمارے معتبر اہل فتاوی نے نقل کیا ہے - کہ امام ابو یوسف نے ایکدن مسئلہ طہارت قلتین مین امام شافعی کے قول پر عمل کرلیا تھا - پس ہمارا گلہ (یا فریاد) اپنی زمانہ کے جاہلون کی طرف سے خدا کی جناب مین ہے - کیونکہ وہ اس شخص کو جو بلحاظ قوت دلیل کسی مسئلہ مین اپنے امام کی تقلید ترک کرے طعنے کرتے ہین اور اسکو اسکے

ویعلم ایضاً ان الحنفی لو ترك فی مسئلة مذهب امامه لقوة دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقه التقلید بل هو عین التقلید فی صورة ترك التقلید الا ترى الى ان عصام بن یوسف ترك مذهب ابی حنیفة فی عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فی الحنفیة ویؤیده ما حکاه اصحاب الفتاوى المعتمدة من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یوما الشافعی فی طهارة القلتین والى الله المشتکى من جهلة زماننا حیث یطعنون على من ترك تقلید امامه فی مسئلة واحدة لقوة دلیلها ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب عنهم فانهم من العوام انما العجب ممن یتشبه بالعلماء ویمشی مشیهم کالانعام -

(فوایدبہیہ صفحہ ۴۹)

مقلدون سے نکال دیتے ہین۔ ان کے اس فعل پر کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی ہین تعجب تو اُن لوگون سے آتا ہے جو علماء بن بیٹھے ہین اور جانورون کی طرح اون جاہلون کی چال چلتے ہین"۔

ولیکن یہ یاد رہے کہ ایسے ضدی حنفی اس ملک مین بہت کم ہین ان کے سبب کل حنفیہ بدنام نہین ہو سکتے۔

ایسا ہی نصیحت **مساواۃ تعظیم ائمہ** سے ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ وہ سب ائمہ جملہ کمالات و صفات مین مساوی ہین۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ وہ سب واجب التعظیم ہونے مین مساوی ہین۔ گو بعض کمالات سے بعض ائمہ کو مزید خصوصیت ہے جیسے کثرت حدیث سے امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث کو خصوصیت ہے اور مزید قوت استنباط و اجتہاد سے امام ابوحنیفہ وغیرہ آئمہ فقہاء کو وعلی ہذا القیاس۔ اور اس تفاوت صفات و خصوصیات سے کیسی تعظیم کے وجوب مین فرق نہین آتا۔ اس تفصیل مقصود سے ہماری نصیحت کا انصاف پر مبنی ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کے ضمن مین یہ بھی بیان ہوا کہ عموماً حنفیہ کو تارک یا منکر حدیث کہنا محض افترا ہے۔ اور اُسکا تفصیلی ثبوت جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنۃ مین موجود ہے جسکا خلاصہ رسالہ نمبر (۵) جلد (۹) مین اب منقول ہوا ہے۔

رہا ہمارے بہائیون کا یہہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث ہین اور ان کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین"۔ اسکا پہلا حصہ تو مصنفین حنفیہ کے نزدیک بھی مسلم ہے وہ صاف تصریح کر چکے ہین کہ پہلے ائمہ مجتہدین امام شافعی و امام احمد بن حنبل اور ائمہ محدثین کی نسبت امام ابوحنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین۔ امام شعرانی نے کتاب میزان کے صفحہ ۶۰ وغیرہ مین کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے وقت حدیثین جمع نہوئی تہین اسلئے حدیث اُن کو کم ملی۔ دوسرے امامون کے وقت

حدیثین جمع ہو گئیں تو ان کو زیادہ میسر آئیں جسکو ہمارے زمانہ کے مصنف حنفی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب النافع الکبیر کے صفحہ (۱۸) مین نقل و تسلیم کیا ہے اور یہ سب عبارتین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۶ء مین منقول ہین *

مگر اس کا دوسرا حصہ **محض افترا** ہے جسکا منشا ان لوگون کی بے علمی و نافہمی ہے ۔ اس امر کا کوئی اہل عقل قائل نہین اور نہ ہو سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین صحیح پہنچی تھین *

ان لوگون کے اس **افترا** کا منشا یہ ہے کہ **ابن خلدون** حضرمی نے اپنی **تاریخ العبر** مین کہا ہے (جسکو نواب صاحب بھوپال نے اپنے رسالہ حطہ مین بصفحہ ۱۴۳ نقل کیا ہے) کہ امام ابوحنیفہ کی روایت حدیث سترہ تک پہنچی ہے ۔

فابو حنیفة رح یقال بلغت روایته
الی سبعة عشر حدیثا او نحوه ۔
(تاریخ ابن خلدون وحطه)

جسکے صحیح معنے یہ ہین کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہ رح نے لوگون کو سنائین اور روایت کی ہین انکی تعداد سترہ ہے اسسے ہمارے بے علم بھائیون نے یہ سمجھ لیا کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی ہین ان کی تعداد سترہ ہے اور ان بیچارون نے نہ سوچا کہ ایک شخص کا لوگون کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو روایت کرنا اور امر ہے اور اس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث کا پہنچنا دوسرا امر ہے ۔ انھون نے امر اول کو امر دوم سمجھ لیا اور لوگون کو یہ سنایا اور سمجھایا کہ ابوحنیفہ رح کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین ۔ ان کے اس **افتراء** کا **جواب** خود ابن خلدون کی اسی کلام مین موجود ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ حضرات لے بھاگے ہین کلام سابق کے متصل ہی **ابن خلدون** نے کہا ہے (چنانچہ **حطہ** مین بھی

بصفحہ ۳۴ منقول ہے) کہ بعض دشمنون اور ظالمون نے یہ بکواس کی ہے کہ آئمہ

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين الى ان منهم من كان قليل البضاعة فى الحديث فلهذا قلت روايتة ولا سبيل الى هذا المعتقد فى كبار الايمة لان الشريعة انما توخذ من الكتاب والسنة ومن كان قليل البضاعة من الحديث فيتعين عليه طلبه روايته والجد والتشمير فى ذلك لياخذ الدين عن اصول صحيحة ويتلقى الاحكام عن صاحبها المبلغ لها وانما قلل منهم من قلل الرواية لاجل المطاعن التى تعترضه فيها والعلل التى تعترض فى طرقها سيما والجرح ~~مقدم~~ عند الاكثر فيو ديه الاجتهاد الى ترك الاخذ بما يعرض مثل ذلك فيه من الاحاديث وطرق الاسانيد ويكثر ذلك فتقل روايته لضعف فى الطرق۔

(تاریخ ابن خلدون صفحہ ۳۴)

مجتہدین سے جس نے روایت حدیث کم ہے اس کی بضاعت علم حدیث مین کم تھی (یعنے اس کو حدیث کم پہنچی تھی) اسی لئے اُس نے روایت بھی کم کی ۔ اور درحقیقت اکابر آئمہ کی جناب مین ایسے (بد) اعتقاد کو کوئی راہ نہین ہے ۔ کیونکہ شریعت تو کتاب وسنت سے لیجاتی ہے پھر جس امام شریعت کی علم حدیث مین پونچی کم تھی اسپر واجب تھا کہ اسکی طلب وتحصیل مین کوشش کرتا تاکہ صحیح اصول سے دین کو اخذ کرتا ۔ ان آئمہ سے جس نے روایت حدیث کم لی ہے اُس نے امور طعن کے سبب جو صحت حدیث پر عارض ہوتے ہین روایت حدیث کم کی ہے اس کا اجتہاد احادیث محل اعتراض کے ترک روایت پر باعث ہوا ہے اسی وجہ سے اسکی نقل روایت مین کمی ہوئی ✦

راقم کہتا ہی۔ ابن خلدون نے جو اس قلت روایت کی علت بیان کی ہی۔ اس سے ہمکو

اتفاق نہین ہی (چنانچہ ضمیمہ سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۶۸ء مین ہم اس امر کا اظہار کر چکے ہین) ہمارا اتفاق ابن خلدون کی اس بات سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کے سترہ احادیث روایت کرنے سی یہہ سمجھ لینا کہ ان کے معلومات بھی اسیقدر قلیل تھے حق و انصاف نہین ہے۔

اب امید ہی ہماری ناواقف بھائی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ بات کہ اُن کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین نہ کہینگی۔ اور اس غلط بیانی سے باز آئینگے۔

ایسا ہی ہم اپنے علاتی بھائیون حنفیہ سے اپنے عینی بھائیون **اہلحدیث** کے حق مین یہ **چاہتے ہین** کہ وہ ان کو فروعی اختلاف کے سبب دین سے خارج نہ سمجھین اور بنظر اصول و عقائد انکو اسی محبت کی نگاہ سی دیکھین جس سے وہ اپنی بھائیون حنفیہ یا اور علاتی بھائیون شافعیہ وغیرہ مخالفین فی الفروع کو دیکھتے ہین اور اپنی کتب اصول و فروع کیطرف مراجعت فرما کر یہ خیال کرین۔ کہ ان کے اکابر مذہب نے ان **اہل قبلہ** کی جو اصول و فروع دونو مین ان کے مخالف ہین (جیسے شیعہ خوارج وغیرہ) تکفیر نہین کی۔ اور صاف تصریح کر دی ہی۔ کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے **اہلحدیث** تو صرف بعض فروعات مین ان کے مخالف ہین جنکے خلافیات کی نسبت ان کے متشدد علما نے بھی یہ کہدیا ہے کہ وہ ایسے خطا ہین جن مین صواب کا احتمال ہے ❊

لا نکفر احدا من اهل القبلة۔

(شرح عقائد وغیرہ)

اذا سئل عن مذهبنا ومذهب خصومنا قلنا مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب خصومنا خطاء يحتمل الصواب۔

(اشباہ وغیرہ)

اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ اجتہادیات مین خطا محل عفو ہی بلکہ یہ خطا صواب کی مثل ہی جسپر ایک ثواب ملنی کی امید ہے ❊

شاید ہماری علاتی بھائی حنفیہ یہ **عذر** پیش کرین کہ جس حالت مین آج کل کے اہلحدیث

ہمکو بدعتی و مشرک و بیدین سمجہتی ہین تو ہم اُن کو کیون بیدین نہ کہین ۔ اس عذر کے
جواب مین اوّلاً تو ہم یہ کہتے ہین کہ بدگوئی کے بدلہ بدگوئی مردانگی نہین فتوت و مروت یہ
ہے کہ بدگوئی کا جواب نکوئی سے دین ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اساء

بنا برین علیہ ہمارے علاتی بہائی حنفیہ کو جو اپنے اصول و فروع کے پابند ہین مناسب ہے کہ اگر
کوئی نادان گروہ اہلحدیث سے انکو برا بہی کہے تو اُس کے بدلے وہ ہمکو برا نہ کہین اور
اسمین اپنے اسلاف کی پیروی کرین جو خوارج جیسے متشدد و مکفرین خلایق اور روافض
جیسے مکفرین طبقہ اعلی اہل اسلام کو کافر نہین کہتے ؞

اس التماس کو ہمارے علاتی بہائی حنفیہ معرض قبول مین جگہ ندین تو ان کے اس عذر کے
جواب مین ثانیاً ہم یہ گذارش کرتے ہین کہ اگر ہمارے بہائی بدگوئی کے بدلے برا کہنا چاہتے
اور قصاص لینا ہی پسند کرتے ہین تو خاصکر ان اشخاص گروہ اہلحدیث کو جو انکو برا کہتے
ہین یا اُن کے آئمہ مذاہب کی توہین کرتے ہین جو کہنا چاہتے ہین کہین ۔ چند نالایق
افراد کے سبب کل گروہ پر بدگوئی کا گمان نکرین ۔ اور نہ کل گروہ کو برا کہین ؞

اس گروہ کے اکابر و خواص مذہب حنفی کے مقلدین اور انکی ائمہ کو ہرگز برا نہین کہتے
بلکہ ان کے بدگوؤن اور طاعنون کو برا سمجہتے ہین ؞

شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے (متع اللہ المسلمین
بطول حیاتہ) اپنے فتوون مین جو مقلدین کے رسایل مین درج ہو کر چھپ چکی ہین صاف
فرمایا ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلقاً گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے ۔ اور آپ
باتباع و توافق رائے اپنے شیخ مولانا محمد اسحاق مرحوم یہ بہی فرمایا کرتے ہین کہ جو شخص ائمہ
مجتہدین کو برا کہے وہ چھوٹا رافضی ہے ؞

۱۰۴
نواب صاحب بہوپال نے اسباب مین ایک سو چار صفحہ کا ایک مستقل رسالہ

تالیف کیا ہے جسکا نام "جلب المنفعہ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعہ" ہے اور
اور اسکا خلاصہ مطالب اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین منقول ہوچکا ہے - اسمین
آپنے طاعنین ائمۃ مجتہدین کو جاہل و شوریدہ کہا ہے - اور اس مین یہ بھی لکھا ہے
کہ ہم نص کے مقابلہ مین تقلید کو شرک جانتے ہین مگر کسی مقلد پر کفر و شرک کا
فتوی نہین لگاتے - جسکا سر وہی ہے جو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۲) جلد (۹) کے صفحہ
(۴۸) و نمبر ۱۲ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱ مین بیان کر چکے ہین

اشاعۃ السنۃ سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح وغیرہ ائمہ
مجتہدین کی بدگوئی بیدینی ہے اور مقلدین مذہبی حنفی وغیرہ کو کافر یا مشرک یا بدعتی کہنا
جائز نہین ہے (دیکھو ضمیمہ سفیر ہند مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۸۷۸ء ضمیمہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱ و اشاعۃ السنۃ جلد ۲ نمبر ۹ و ۱۰ و جلد ۸ نمبر ۶ جلد ...)

ان تصریحات کے ساتھ ہمارے علاتی بھائی حنفیون کو کب مناسب ہے کہ
چند جہلاء کی بدگوئی کے سبب کل طائفہ پر بدگوئی کا گمان کرین - اور سب کو برا کہین
آئندہ ان کو اختیار ہے - وما علینا الا البلاغ

"مشاورت کا مشورہ" اس مضمون کو ہم جگہ نہونے کے سبب نہین لکھ سکے - ... بالفعل ہم ایک رسالہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جسمین مشاورت کے متعلق ایک مختصر مضمون
مندرج ہے اور علاوہ بران اسمین رسوم مروجہ شادی وغیرہ پر دلچسپ بحث ہے - وہ رسالہ غنچہ مراد ہے
جسکے مولف ہمارے دلی دوست مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد مین
اور وہ بقیمت ۲ ؍ پیسہ بشمول محصول ڈاک مؤلف سے ملسکتا ہے

تلخیص رسالہ علم الٰہی عقلی

(جسکا سلسلہ نمبر ۵ جلد ۸ سے شروع ہے)

بقیہ فصل اول باب اوّل

۸ - اگر کوئی کہے کہ تم نہیں جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے ہین تو بس تمہین کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنا بانی ہو نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے - جاننا چاہیے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ؛

فصل دوسری

بیان مذکور چلا جاتا ہے

۱ - فرض کرو کہ اس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور کوئی اسکا بانی ہے ؛

۲ - وہ یہ بھی سمجھا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اس سے نکلین سبھون کا بانی وہ ہے ؛

۳ - اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہے یہ نتیجہ قائم رہیگا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ ان کا بانی کون ہے ؛ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی

جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب کرنے والے کے نہیں ہو سکتی ہے سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا کافی جواب نہیں ہے ۔

۴ ۔ شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑوں گھڑیاں بنتی چلی آئی ہیں تو بھی عقل کو کچھ تسلّی نہیں کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہاں سے آئی اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے اور یہاں پر فقط یہ سوال نہیں کہ یہ گھڑی کہاں سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہاں سے آئی حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اور اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی دوسری گھڑی سے نکلی اور اسی طرح کروڑوں نکلیں تو کیا ہوا یہی معاملہ ہے کہ حکمت تو ہے لیکن حکیم نہیں کاریگری ہے لیکن کاریگر نہیں ترتیب ہے لیکن کوئی ترتیب کرنیوالا نہیں سو تناسخ مت والوں کے دعویٰ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ بالکل عقل کے خلاف ہے ۔

دوسرا باب

لانا دلیل مذکورہ کو خلقت کے بیان میں

دلیل یہ ہے کہ حکمت سے حکیم اور کاریگری سے کاریگر اور ترتیب سے ترتیب کرنیوالا ثابت ہوتا ہے ۔ جاننا چاہئے کہ جیسی گھڑی میں حکمت اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی خلقت میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اب ہم ایک قدرتی چیز کیطرف کہ وہ آنکھ ہے غور کریں گے اور اوسکو انسان کے ایک اوزار کے مقابلہ میں کہ دوربین ہے رکھیں گے ۔

اب دیکھو کہ جو مطلب اور حکمت دوربین میں ہے وہی آنکھ میں بھی ہے ۔

ہمعصرونکو دوستانہ نصیحت

ہماری ہمعصر احباب بخوبی جانتی ہین کہ باہم جنگ جدال کو ہم ایکدت سی ترک کرکی باہمی مصالحت و اصلاح کیطرف متوجہ ہین۔ ایسی حالتین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کو منصب سمجہتی ہین کب مناسب ہی کہ وہ ہم سی چھیڑ چھاڑ رکھین۔ اور وہ بھی ایسی امورمین جنمین چھیڑ چھاڑ کوہ کندن و کاہ برآوردن کی سی بڑ ہکر کوئی ثمرہ نہ دی ؛

ایک ہمعصر مدت سے ان امور کو ثابت کرنیکے درپے ہین کہ مولف اشاعۃ السنۃ امام[(1)] ابو حنیفہ کا توہین کنندہ ہی اور[(2)] اسنی نوح بن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہی۔ اور[(3)] امام بخاری سے دو بچون کو ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت کا فتوی دیا تہا جسکی سبب انکا بخارا سی اخراج ہوا۔

ہر چند ہم انکو بلا تخاطب تجاہر دو دفعہ (نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجہا چکی ہین کہ ہم امام ابو حنیفہ کی توہین کو بیدینی جانتی ہین اور اس امام والا شان کی بدل معتقد ہین۔ اور ہمنی نوح بن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا۔ نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہی تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے۔ اور امام بخاری نی بکری کی دودہ سی رضاعت ثابت ہونیکا فتوی نہین دیا ہی بخارا سی انکی اخراج کا سبب اور ہی جو ثقات اہل سیر نی بیان کیا ہی"۔ لیکن وہ صاحب نہین مانتی اور اپنی اسی بدگمانی و غلط بیانی پر اصرار کئے جاتے ہین۔

ومعہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و لائل سی کرتے ہین جسمین نظر کرنا (چہ جائی کہ انکا جوابدینا) محض لاطایل نظر آتا ہے۔ اسکی تمثیل مین ہم انکا ایک بیان پیش کرتی ہین ہمنی انکی الزام دوم ("کہ مولف اشاعۃ السنۃ نی نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہی") کی جواب مین نمبر ۱ جلد ۹ مین کہا تھا کہ ہمنی ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر کہا ہی کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہی تو یہ شخص لائق اعتبار نہین ہی اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین بلکہ تعلیق بالمحال بھی جائز ہے"۔ اسکی جواب مین آپنی لکہی ہین سو جئی فرمایا تھا کہ جہان تعلیق بالمحال نہو وہان مقدم کا وجود ضروری ہی" اسکی جواب مین ہمنی نمبر ۱ جلد ۹ میں

لکھا تھا کہ اگر ہماری قضیہ آن کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ" مین تعلیق بالمحال نہین اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پھر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی" اور اسکی ساتھ یہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس یہ فہم و علم اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمین اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی مونہہ کی نکلی ہوئی بات کو نہین سمجھتے تو پھر آپکو یہ ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی۔ اسکی جواب مین آپنی فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن الفرغانی الخ مین حکم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی و نفس الامری اور واقعی طور پر یہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید مین اس عبارت مسلم کو پیش کیا ہی قال العلامۃ الدوانی کذب التالی فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لا یلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنار حقیقۃ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ وان کانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتے ہین اور قضیہ شرطیہ کے کذب و صدق کے معنے سے واقف ہین اور نہ اس عبارت مسلم کے (جسکو انکے مدعا سے بال کے برابر تعلق نہین ہی) معنے سمجھتے ہین۔

لہذا ہم اب ان کو درپردہ بھی مخاطب نہین بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہین دیتے جنکا مبلغ فہم یہ ہی کہ وہ اپنی مونہہ سے نکلی بات بھی نہین سمجھتے اور بحث ایسے امور مین کرتے ہین جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ مرتب نہو انسے خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آئندہ وہ ہم سے خطاب کی بھی کرینگے تو ناچار ہم انسے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے۔ ہان انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلم الطرفین سے اس امر کا یقین دلا سکتے ہین۔ یہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کری درج رسالہ کرین +

ایک نوجوان اور ہین

جو محض اپنی غلط فہمی سے ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہو بیٹھے ہین ۔ باوجودیکہ وہ ہماری انکار مباحثہ پر ہمکو تحریری عہد دی چکے تھے کہ مین انشاء اللہ تعالی ہرگز جدال کو راہ نہ دونگا۔ آپ ضرور اپنا پرچہ میری پاس روانہ کیا کرین،،

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلی دوست رکھتے ہین اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف مین تحقیق کا التزام نہین" جسکے معنی کس و ناکس بھی سمجھتا ہی کہ انمین تحقیق و عدم تحقیق دونو کا دخل ہے + اس نوجوان نے ہماری اس فقرہ کا مطلب قرار دیا ہی کہ اس شخص کی تصانیف تحقیق سے خالی ہین" اور پھر ہم پر یہ اعتراض قائم کیا ہی کہ یہ امر تمہارے بیان رسالہ نمبر فلان و فلان کی مخالف ہی + انکے اعتراض کا یہی جواب ہے کہ وہ لائق جواب و خطاب نہین ہی۔ معترض اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجھا سمجھتا تو کلام موقع سے نہ نکالتا۔ ہمارے اس جواب کو اسی بھی کافی نہ سمجھا اور آئندہ پھر جدال کیطرف رخ کیا تو ہم اسکے اپنی پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے اور ایسے بے معنی جھگڑون مین اپنی

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہفتم وہشتم ونہم — جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" جسکی طرف بارہا پیس سے ناظرین کی آنکہیں لگ رہی تہیں ۲۱ صفحہ کا ولایتی کاغذ پر چہپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۱۰ ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجائیگی ۸ ہے خریداران اشاعۃ السنۃ کو اس کا ایک حصہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ کے ساتھ وصول ہوا باقی بہی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بہی دو ثلث تک ہو چکا ہے اسکے چہپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنۃ اسکی قیمت واجبی جلد ارسال کریں یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائیں تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آئندہ پر ہے) ناظرین پسند کرینگے تو اسکے ساتھ یہ بہی یقین کرلیں کہ اس قسم کے مضامین باصلاح حالت قوم کا صرف اردو میں شایع ہونا چنداں کافی فایدہ نہیں دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین تبہی گذر سکتے ہیں کہ پورے اور جلد ہی انگریزی میں ہوں۔ ولیکن انگریزی میں ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنۃ کے فنڈ میں جسقدر فلوس ہیں خریداران و معاونین کو انکے انگریزی ترجمہ کے ہندسہ سے بخوبی نظر آسکتے ہیں۔

خریداران اشاعۃ السنۃ کا یہ حال ہے کہ بیرنگ خطوط اور تقاضا کے جواب تک نہیں دیتے چہ جائی فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنۃ اس بے مہری اور ناہمدردی کو دور کریں اور جنکے ذمہ جو کچہ باقی ہے وہ ارسال کریں۔ اسمیں ہم انگریزی کا کام چلالینگے ایسا نہو (اور امید بہی نہیں کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بہی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کریں جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکی نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک مستحق رہیں جو چندہ دیں۔ اشاعۃ السنۃ کو اس سے کوئی خاص تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کریں خاکسار سے خط و کتابت کریں

81-3404

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سے واقف نہین شاید مضامین منبلہ رجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلاضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنتہ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کے لئے ہم اُن مضامین سے پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سے قطع تعلق کرنے سے نہین ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سے رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے۔ یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے۔ ومع ہذا ہمارے مضمون "دُنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور بعض اقوام سے بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور اب تک موجود ہین۔

عام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کے اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا۔

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

سلسلہ تعلیم اسلام کی
پانچوین کتاب

بعونہ تعالی یہ ایک نئی مضمون اور نئی طرز کی کتاب ہے مسنون اور فصیح انشا پر مشتمل ہے اور مروجہ انشا کی اصلاح ہے اسمین آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی خطوط عربی مع ترجمہ سلیس اردو مندرج ہین جو اعلی درجہ کی فصیح ہین کیونکہ پوری پوری فصاحت و بلاغت بشہادت علم معانی آنحضرت صلعم اور صحابہ کی عبارت مین منحصر ہے پس جو صاحب مسنون انشا لکھنا یا عربی خط کی مشق کرنا چاہین انکو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور خرید فرماوین اور اسکی اشاعت سے مردہ سنت کو زندہ کرکے ثمرہ دارین حاصل کرین اس کتاب مین ایک یہ بھی بینظیر خوبی ہے کہ مختصر تاریخ حالات آنحضرت صلعم اور صحابہ پر مشتمل ہے۔ قیمت فی جلد ۴ محصولڈاک ۱ ؎

المشتہر
رحیم بخش امام مسجد چینیانوالی
لاہور

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظون اور منادیون کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا۔ یہ خیال کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہیں سکتا۔ اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کی اصلی سبب ہے۔ اسی بخیالی مین وہ اپنی مسجد وغیرہ مین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہو کر یا حی یا قیوم پڑہتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی کے اسلامی بہائی تھی مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا نفسانی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجھایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حقمین بددعا کرتے ہین و علی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجھا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ و بنا٬ علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بہائیون کی (جو صرف بعض فروعات مین انکے مخالف تھی) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان سے اسی اہتمام بیجا کے سبب بلا تقصیر واپس آئے۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہوگیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو تعجب انگیز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ اہلحدیث ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

47 17-34-4

پوری آزادی حاصل نہیں ہے۔ باینہمہ یہی فرقہ بخواہ سلطنت متصور ہو تو کمال تعجب کا محل ہے اور ان
ابیات کا مصداق ہے ع در دہر چو من یکے و آنہم کافر الخ۔ ع پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔
اور اسپر کا بر فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و کمال افسوس کا محل ہے
اس خیال سے ہم نے اپنی خواب غفلت میں سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور آدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکساں کھلا ہے ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اسباب میں متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ میں درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
میں عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ میں بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہیں جو نمبر ۷ وغیرہ میں اب درج رسالہ ہوتی ہیں اب ناظرین انصاف سے کہیں کہ یہ مضامین
بلا ضرورت و خالی از فایدہ ہیں یا انکا فایدہ و ضرورت صرف ناچیز ایڈیٹر کی اشاعت کیلئے ضروری ہے بلکہ ہم
اس تمہید کو پڑہکر امید ہے ہمارے اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و رہبر اس ضرورت کا پڑہ کر ہونا
تسلیم کرینگے بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کر کے یا اسی قسم کی کارروائیاں شروع کر دینگے۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس میں اور مصنفین اپنی کتب و رسایل میں اس قسم کے [redacted] شائع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے میں سرگرمی کی کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹوں اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کر کے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرینگے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہوں گے اور قومی ترقی کو حاصل کر سکینگے۔
ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کے مذہبی و رعام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا ہے کا نتیجہ کیا عمدہ ظاہر ہوا کا جو ناظرین
ملاحظہ نمبر ۷ سے معلوم ہوگا اگر وہ تمام مقامی حالات قوم گورنمنٹ پر ظاہر نہیں کر سکتا یہ انہی لوگوں کا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہیں وہ بھی ہمارا بھائی اب اسطرف متوجہ ہوں مدرسین و اعظین و صاحب نظارت سب حسب ایام اپنی اوقات تصانیف کو

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

بحمد اللہ ہر آنچیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کی استعمال کو مسدود کیا جاوے *

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض"

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو برے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی بزارت و نفرت ثابت ہے - اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ گروہ اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے اور اسکو لائبل لفظ خیال کرتے ہین - جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین - کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین - خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پُرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین - ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ* انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے اپنے سرکلر** مجریہ ۹ م - اکتوبر ۱۸۶۷ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب و شمال و اودہ نے اپنی یادداشت** نمبری ۹۷۶ م مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین - ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کر کے اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین - لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ برے معنے پر حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے - بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کر دیجے کہ سرکاری احکام و تحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے - اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین" اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی - اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

** یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین - اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱) جلد ۸ مین منقول ہین ۱۲

پنجاب میں پیش کر کے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کی طرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ۔

اس درخواست کو ہمارے معزز اور فیاض لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچی سن صاحب بہادر بالقابہ نے بعزت قبول ہی نہیں کر لیا بلکہ اسکو اپنے نوٹ کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجا اور اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ۔

اسی دوران کے حال میں جناب فیض مآب حضور ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچی سن صاحب بالقابہ کی رائے سے اتفاق ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ "وہابی" لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مذہب مخالفوں یا اور قوموں کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتماد کیا جاتا ۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام شملہ سے اک استشہاد جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ۔

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہیں ۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس استشہاد پر تحریر کر کے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں"

اس استشہاد پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب ۔ ممالک مغرب و شمال و اودھ ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ✤

اُن اشتہارات کو بھی جنپر اُن اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ بران اشاعۃ السنہ کی پہلی جلدون اور تصانیف **آنرایبل سیّد احمد خان** سے تہذیب الاخلاق اور **جواب رسالہ** ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیرمقلد کو بھی ویسا ہی بُرا سمجھتے ہین جیساکہ لفظ وہابی کو۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتویٰ علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح (نقل) ہے کہ اہلحدیث قدیم ہین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی پُرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ✤

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیرمقلد قرارپاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ✤

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "اہلحدیث" کیون مقرر کیا (جیساکہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا ۔ چنانچہ اے پی میکڈانل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین ۔

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل با جلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی ۔ × × × اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کر لیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیوڈ رنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی میکڈانل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا ۔ ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کر لینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا ۔ جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پیارا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقوں کی دل آزاری کا موجب نہیں ہو سکتا شائع کیا (جس میں اکثر کتب معتبرہ فقہ سے اس مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام میں تسلیم کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو مہینوں کے جبکہ اس فرقہ سے پبلک نا ہے کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا انیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے مقتدروں نے اپنی اخباروں میں پڑھ پڑھ کر مبارکوں اور تائیدوں کے ساتھ شائع و مشتہر کیا اور ان مبارکوں میں اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اس پر پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (جیسا کہ ان اخباروں کے مبارکوں سے جو ذیل چھاپا ہے گورنمنٹ کے ذیل میں منقول ہوں گے یہ امر ظاہر اور ثابت ہوگا) اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس وقت سے جیسا کہ پہلے گورنمنٹ نے اپنی تحریروں اور کاغذوں میں اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے مخاطب کیا۔

چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں جو بجواب اس درخواست اہلحدیث کے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی میں شامل ہونے سے عزت بخشیں اور ان کی طرف سے ایڈریس دیا گیا۔ لینا منظور فرماویں وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سے مخاطب فرمایا ہے۔ درباری گشت جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اس میں بھی اہلحدیث کے خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین دربار گورنری میں (جبکہ اہلحدیث کا ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرما کر

پیش کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اسبھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" اختیار کرنا اور اس تقریری خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی **کامل حقرسی کا معترف** ہے اور اپنے ہردلعزیز اور مسلمانوں کے خیرخواہ وائسرائے **لارڈ ڈفرن** اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر **سر چارلس ایچیسن کا تہ دل سے شکرگذار ہے** اور **بعوض شکریہ** اس **احسان** اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) اعلے الخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) **اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی کی** تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمین رؤسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسون وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سائبان کرکے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ۔ زردہ۔ قورما پیش کیا گیا۔

دس بجے صبح سے ٹھیک ۴ بجے تک ان صاحبون کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹون کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمین نواب **نوازش علی خان صاحب بہادر**

* ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہین خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔
بعد ازان [illegible] خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے از راہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ ہمنے

سی۔ آئی۔ ای لالیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور۔ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور۔ اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر و شکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہو کر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لا سکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے۔ انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بھیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا۔ (ازانجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر عالی جناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لا سکے) اور جناب تقی سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندھے خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکرگذاری تعداد اہل دعوت کا ٹھیک اندازہ نہین ہو سکا مگر عام ناظرین و حاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکرٹریان و مصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر ہز آنر نے اظہار مسرت و ممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہو چکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرما سکتے۔

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو سے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹننٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جہاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تہی اور اکثر کی زبان سے کلمۂ "اہلحدیث" جاری تھا *

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے۔ ان مین سے ۔ نمبر ۲ اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

** وہ یہ ہے ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند مبارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین *

(۲) برٹش رعایائے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی۔ اور اسکے بال بال سے صدائے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی۔ مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی و مدراس و بنگال وغیرہ اعیان اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈپوٹیشن مین صرف چھ اشخاص دربار گورنری مین حاضر ہوئے ۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث ۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب و ... دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن شملہ مین ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور اسکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد مین دیگر مذاہب کی رعایا سے پیش قدم ہین ۔ علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعاء برکت مین چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتون اور نعمتون کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک بیبہا نعمت مذہبی آزادی ہے یہہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے ۔

(۳) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت مین حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقون کے کہ انکو اور اسلامی سلطنتون مین بھی یہ آزادی حاصل ہے ۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائین زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہین ۔

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہین کہ خدا اور اقبال حضور والا کی حکومت کو اور بڑھاوے اور تا دیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت مین امن اور مذہبی آزادی کی برکتون سے فائدہ اٹھائین ۔

تشریف لائے تھے ۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر ۔ مولوی نور بخش خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب ۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور ۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ و مبذول ہوا ہے ۔

اس مجمع پر گروہ اہلحدیث نے تجدید احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت و خیرخواہی سلطنت کا اظہار کیا اسی تقریر انفکاک خطاب "اہلحدیث" کا خوب چرچا و اشتہار ہوا اور یہ مثل ۔ مصرعہ ۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ اس اظہار مسرت میں گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا مطلب بھی نکلا ۔

پتا ۔ حضرات اہلحدیث اور اسکے پیپر نے تو اس مجمع عام اہل اسلام میں بھی

* اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور مہتمم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسمین خادم اسلام کار خیر کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے اہلحدیث شیخ نبی بخش تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی سوسائٹیون (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبرون اور سبھی اسلامی فرقون اہل التشیع ۔ اہل سنت (اہل حدیث ۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگون کو مدعو کیا تھا ۔ اس مجمع مین انجمن اسلامیہ کے ممبرون نے (جنمین خصوصیت کیساتھ خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہین) بڑی پرجوش اور موثر تقریرون سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتون اور آسائشون کو بیان فرمایا ۔ اور حاضرین کے دلون مین دعا صحت و سلامتی قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا ۔

شامل تھے جو دعا خیر و عافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا *

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہز آنرز سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہیے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جاوے - اور ہز آنرز چارلس

اسیطرح انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین بے شمار فقراء و مساکین کو پر تکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا *

بقیہ حاشیہ

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد و رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین *

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دیوے *

*** نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اسے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی * (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء)

ایچیسن کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت مین پیش کرے ❊

اس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچینگے تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فالسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سکنا سے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین" تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کرین ❊

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس رسال کرین ❊

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جاویگا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل مین لائینگے

اخبیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

ملاقی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کریں گے ۔

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۱۳۵

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ

لاہور مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۸ء

جناب من

بجواب آپ کی چٹھی نمبری ۱۹ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۸۸ء جس میں آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہو کر آپ آئے ہیں اس کی نسبت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری خط و کتابت میں منع کیا جاوے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۸۰۵ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ارسال کروں جو قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جاوے گا ۔

(۲) آپ کی چٹھی نمبری ۳۴۸ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آئی تھیں ان اشتہارات کے ہمراہ جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کر کے اپنی چٹھی مذکورہ بالا کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہون جناب

آپکا نہایت فرمانبردار خادم

ایچ ...

از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۶ء

از جانب قائممقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۸۴ مورخہ ۱۰ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق جناب سرچارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے ⁂

اخبارون کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۷ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون اشاعۃ السنہ سے اخبار میں درج اخبار کیا تھا اسمین بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال نہ کرنیکے حکم کا نفاذ بلحاظ مصلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے ۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے"

اسکے بعد چٹہیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

"ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنے باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین ۔ جسکو گورنمنٹ نے بھی اُن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے ۔ ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین ۔ اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین"

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

"جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنہ کے مضمون "اہلحدیث کا خط الخ" پر کیا گیا تھا گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنہ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا ۔ جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث"* کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

*نوٹ: گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی ۔ اس گروہ کے مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے ۔ اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ہذا

باغی کہے ہین - اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہئے جس سے اُسکا دل دُکھے - اَب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکل سکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اوّل ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کے مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے - بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے اُنکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھائیون کی بنیاد ہے - اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ -

اسکے بعد اس مضمون کے دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین آب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو اُنہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ اُنہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے - جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے - پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کردینا مسلم ہوچکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجاے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کون سا تذبذب گورنمنٹ کو ہوسکتا ہے - کیونکہ یہہ تو ایک بدیہی بات لکھی جاچکی ہے

کہ نام اگر با معنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے مسمے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام با معنی ہو اور مسمے کے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا جائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیر خواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرینگے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون سے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جائے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اہلحدیث کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر جو خود ایک سنت جماعت شخص ہے اور اسمی اہلحدیث

* ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۱۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت و جماعت ہین وہ اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ ابتک اڈیٹر صاحب یہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت و جماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور میں اختلاف ہے مگر وہ خود اور یہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے *

ہمکو تاحال معلوم نہیں ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہیں — لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان مرنج پالسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے" *

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے دو قیمتی باتین کہی ہین توا سپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرے کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب وسنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنی پیاری رفیق طالب اتحاد وتوفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے آپکو گروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو ان القاب وخطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے سو اکتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے *

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیان چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آئیندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جائے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آئندہ انکو وہابی نہ لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آئندہ کس خطاب سے پکارا جائےگا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ۔۔

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی تحقیق کے بعد اُنہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث مین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × × × × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

× × × × × جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونوں کی پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہے تو ہمارے ہم وطنوں خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہئے۔ اگر کرینگے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا الایبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے۔ بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کشمکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین"۔

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۷ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے۔ امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا۔ اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نہ کیا جائے۔ سرکاری خط و کتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے"۔

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا اشتہار سے ثابت ہو گیا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین۔

فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ رائے سے ... [illegible] ... درخواست پیش کی ... اور بادب حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہوں نے از راہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا ممنوع ہو گیا ہے

اعلم العلماء و افضل الفضلاء جناب رشادت مآب مولانا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بہ منظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جو آگے بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کر کے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین۔ یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہیئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے۔ جسنے اسی دین محمدی کے پیروؤن اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہان تک عزت افزائی فرمائی۔ کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر۔ تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کر دیا۔ کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کر کے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہو سکتا۔ کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو۔

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو - اور نہایت انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو - کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکار کر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہمارے معزز بہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپکو پاک کر کے اتفاق و اتحاد ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجہین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین" ٭

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب کا دوسرا ریمارک مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک رقعہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہر چند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم حسن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زماننا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے سننے دل شکن سمجہا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہان تک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہین ہر چند کہ ہم خود گروہ مقلدین سے ہین لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہین سمجھتے جیسے کہ علماء توابع حضرت ابوحنیفہ رح کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی۔ مثلاً آمین بالجہر رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہین جن کی بناپر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تھلگ سمجھنے لگین وحدانیت حق جل وعلا۔ وحقیت رسالت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سب صاحب یکسان متفق ہین ؛

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۴ فروری سنہ ۱۸۸۶ع

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔ پھر بعد نقل چٹھیات کہا ہے ؛

ایڈیٹر۔ ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے بڑا جانکر اسکا استعمال کرین گے۔ اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے مین تامل کیا کرین گے ؛

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری سنہ ۱۸۸۶ع

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند مین ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہین۔ اسکی تائید مین

اب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہیں درج کرتے ہیں اور عوام کو بتاتے ہیں کہ جس صورت میں خود گورنمنٹ نے اس لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق میں لائبل قرار دیا ہے تو عوام بالخصوص وہ گروہ جو اہلحدیث کو اس مکروہ اور دلشکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو ورنہ اسکا استعمال بغیر ارتکاب ان جرائم کے مستوجب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ تعزیرات ہند میں موجود ہے۔ وما علینا الا البلاغ "

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۸۸ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات میں اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کردیا۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہیں اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہیں مگر وہ آپ اپنا برا کرتے ہیں بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنہ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

اللہ خیر الجزاء الخ“ ؂

ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ”حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق رائے سرچارلس ایچسن سے اسبارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ ”وہابی“ کا استعمال سرکاری کاغذات مین مسدود کیا جاوے۔ اگرچہ یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم فرمایا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب بجز اسکے اور کیا ہوسکتا ہے کہ ہماری پولیٹیکل گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک دل آزاری بہرحال بہت پسند ہے۔ پہر حیف ہے ان مسلمانون کی حالت پر جو کلمہ کے شریک ہوکر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہین جو سخت ایذا پہنچانے والے القاب ہین“ ؂

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء

گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ ”وہابی“ کے استعمال کو متروک کردیا ہے کیونکہ پولیٹکل محاورہ مین وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی دل آزاری کا موجب تھا“ ؂

ریمارک اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۶ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائیبل تسلیم کرکے اسکے استعمال سے ممانعت کا حکم دیا ہے تو پہر ہمارے دیسی اور وطنی بہائیون کو کب مناسب ہے کہ

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کریں" ۔

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۸۶ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانوں کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے روسے پیوریٹین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان" وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہوگئی ہے ۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے ۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہو سکتا ہے ۔ پیوریٹین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اسقدر کی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس بارہ مین ہوئے ہین ذیل مین شائع کرتے ہین جنکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جاسکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرین گے ۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے ۔

ریمارک اخبار پنجاب ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر اخبار پنجاب نے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کرکے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے ؛

جبکہ گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائق تسلیم کرکے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہموطنی بھائیون کو بھی مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آیندہ اس لفظ کا استعمال ترک کرینگے اور ایک فرقہ کی دل آزاری مقصود نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے ؛

رپبارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۸۸۸ء

ہم ذیل مین نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ درج کرتے ہین۔ اس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کلی کر دی ہے۔ ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بھائیون اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آیندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے انکی ایک گونہ تہتک منظور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے ؛

ترجمہ رپبارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۷ء

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ اوف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آیندہ کے لئے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہین کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اجنکا

یہان ذکر کرنا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آئندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جائے گورنمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے۔

نقل چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب — مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجھ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر لفٹیننٹ مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنحضور نے اہلحدیث کا ایڈریس کمال مسرت سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے۔ ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا مین بعد مطلع کیا جاویگا۔ مہربانی کرکے ایڈریس کی ایک نقل اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بھیجدین۔

(۲) دربارہ آپ کی خواہش ثانی سر چارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ انہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین۔ کیونکہ آنحضور کا

نوٹ: ایڈیٹر سول و ملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے — ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جاوے ہماری دلی آرزو ہے کہ سب کو صرف مسلمان یا محمدی کے لقب سے مخاطب کیا جاوے۔ ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کرکے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کرچکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے۔

وقت اور کامون مین بالکل تقسیم ہوچکا ہے اور اسلئے وہ قبول دعوت کا انتظام نہین فرماسکتے +

مین ہون آپ کا صادق
جے - آر - ڈنلوپ سمتھ
پرائیویٹ سکرٹری
لفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے - اور بجائے اسکے اُس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا +

اس سے ہمارے عینی و علاتی دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہیے +

ہمارے علاتی بھائی (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آیندہ وہ اپنے اسلامی بھائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین - اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین +

ہمارے عینی بھائی اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و قناعت کرین اور اپنے اسلامی بھائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین - اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو صرف اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے تھے۔ سو بحمد اللہ جاتا رہا۔ گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کارسپانڈنس مین موقوف کر دیا۔ اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی طرح بند و فادار ہونا از سرنو ظاہر و مشتہر فرمایا ۔

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر بیجے الفاظ "شرالی یا کیبالی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جسکے وہ درپے تدارک ہون ۔ اور یہہ بھی جان لین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین ۔

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکے استعمال سے روک دیا جاوے ۔

بنا بر علیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر از حیثیت عرفی مین نالش کر دین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بہی ان کی وہ وقعت نہ رہیگی جو اسوقت ہے ۔

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنے قومی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے ۔ اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین ریپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا ۔ یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضی ہے ۔ اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے ٭

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و ادائے شکر سلطنت پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (جو رسالہ اشاعۃ السنہ کا) سپیشلی فرض منصبی ہے ٭

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے ٭

اس مضمون مین دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا ۔ دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو ٭

ہم اس مقام مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجائش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال و اقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت و تادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب و سنت کی شہادت پیش کرتے ہین - اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے ✤

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین -

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا - اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا ✤

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا ✤

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا ✤

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا - اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا - اور شکر گزار ہونا ✤

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعاء سلامت و حفاظت و برکت کرنا - وعلی ہذا القیاس ✤

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو - ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین ✤

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب و سنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کو مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون *

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا *

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ **ہرقل** کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا *

> من محمد بن عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم (صحیح بخاری ص۴ و مسلم ص۹۸ جز ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ **مقوقس** کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ **کسریٰ** کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا *

> من محمد بن عبد الله ورسوله الى المقوقس عظيم القبط (زاد المعاد ص۱۴)
>
> من محمد بن عبد الله ورسوله الى كسرىٰ عظيم فارس (زاد المعاد ص۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑکر ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم **ثقیف** کا (جو مسلمان نہ تھی) **ڈیپوٹیشن** آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

> قدم عليه وفد ثقيف فقال المغيرة بن شعبة يا رسول الله انزل قومي علي فاكرمهم فقال ما لا الله

لا امنعلان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۵۲)

اکرام کرے ۔

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن

قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنۃ تسع فانزلھم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بھم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ھولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبًا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھہرایا۔ پھر رویفع ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

اس اکرام وملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ۔

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم علی رسول اللہ خمسۃ عشر رجلا منھم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعھم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاھم واکرمھم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور ان کا اکرام کیا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء و جانشینوں کو فرمایا ہے ۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)

ای اکرموھم بالضیافۃ والتطییب لنفوسھم والاعانۃ لھم سواء کانوا مسلمین او کفارا (خیر جاری)

چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنوں (اپنے مخالفین مذہب کیوں نہو) کی ایسی ہی خاطرداری وتکریم کیا کرو جیسے میں کرتا ہوں ۔

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنوں کے اکرام وتعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وتقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہوں تعظیم وتکریم کے ثبوت جواز میں کون شک کرسکتا ہے ۔

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

> الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین لله الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشاء و ھو العزیز الرحیم۔ (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر
(جو مجوسی تھے) غالب آئینگے اور
اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان
عیسائیون کو ملیگی) خوش ہونگے خدا
جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب
ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی

> قال اھل التفسیر غلبت فارس الروم ففرح بذلك کفار مکة وقالوا الذین لیس لھم کتاب غلبوا علی الذین لھم کتاب وافتخروا علی المسلمین فقالوا نحن ایضاً نغلبکم کما غلبت فارس الروم وکان المسلمون یحبون ان یظھر الروم علی فارس لانھم اھل کتاب ای نصاری فھم اقرب الی الاسلام والذین مجوس فھم اقرب الی کفار قریش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البیان ص۵۱۹) ج ۳
> فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظھور اخوانکم فلا تفرحوا فوالله لیظھرن الروم علی فارس علی ما اخبرنا بذلك نبینا × × یفرح المومنون بنصر الله

مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے
اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان)
غالب ہونگے - جیسے فارسی رومیون پر
غالب ہوئے ہین - مسلمان یہہ چاہتے تھے
کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ
وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب
رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے
کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت
اتری - یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے -
اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس
جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی
فارسیون پر غالب آئینگے - جب

الروم على فارس قال السدى فرح النبى صلى الله عليه وسلم والمؤمنون بظهورهم على المشركين يوم بدر وظهور اهل الكتاب على اهل الشرك

(معالم صفحہ ۔ و صفحہ ۔)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہندوستان نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ◦

اور اس پنجاہ سالہ حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین۔ اور اپنے قران اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ◦

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجاے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ◦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنا تو اپنے اصحاب کو مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ◦

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ بہوکون کا پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا ✦

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین وہ ہوم دہام کی دعوتون کو جس مین فخر وریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکہا ہے پہر یہہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تہی کیونکر جائز ہوگئی۔ ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تہے یہہ فرما بہی گئے ہین کہ آپ تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دہوم دہام والی دعوتون سے منع نکرینگے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تہی تو قومی اور اسلامی۔ یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا ✦

اس دہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہہ ثابت کرنا چاہا تہا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین ✦

لہذا یہہ فخر وریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ اکڑ چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) مشروع فرمایا تہا۔ یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سُنائے تھے ✦

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین نہ یہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین۔ سو اس معنے کی اطاعت وعقیدتِ سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے ✦

خدا تعالے نے فرمایا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک

الا الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان اللہ یحب المتقین (براۃ ع ۲)

وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو ✦

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا اگر تمہارے بہائی تمسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو ✦

واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۵)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ✦

من لا یفی لذی عهد عهده فلیس منی لست منه (رواہ مسلم)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم اسکے گروہ

وقال رسول اللہ صلعم من قتل معاهدا لم یرح رائحة

الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاماً۔

(رواه البخاری ص)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پاوے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے ✱

ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق علیه - وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة

(رواه ابو داؤد ص جز ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جاوے گا اور کہا جاویگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مار ڈالے اسپر بہشت حرام ہے ✱

انی لا اخیس بالعهد (رواه ابو داؤد ص جز ۲) وقال عمر بن الخطاب واوصیه بذمة الله ورسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم۔

(رواه البخاری ص ۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین ✱

اور یہ بات بدلائل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے ✱

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گذار ہونا خدا کی۔ اور اسکے رسول کی۔ اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ٭

خدا تعالےٰ نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی۔ اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ٭ دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت فرمائی ہے ٭

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیهود والذین اشرکوا ولتجدن اقربهم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصریٰ ذالک بان منهم قسیسین ورهبانا وانهم لا یستکبرون (مائدہ ع۱۱)
ومن اهل الکتاب من ان تامنه بقنطار یؤدہ الیک ومنهم من ان تامنه بدینار لا یؤدہ الیک الا ما دمت علیه قائما (آل عمران ع۸)

حضرت موسیٰ کو فرعون نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونھون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے۔ امام رازی نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین فعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین۔ قال فعلتها اذا وانا من الضالین۔

واعلم ان فی الآیۃ دلالۃ علی ان کفر الکافر لا یبطل نعمته علی من یحسن الیه ولا یبطل منته لان موسیٰ انما ابطل ذالک بوجه آخر علی ما بینا۔ واختلف العلماء فقال بعضهم اذا کان کافرا لا یستحق الشکر علی نعمته علی الناس انما یستحق

> الاھانۃ بکفرہ × × × وقال الاخرون لایبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان والآیۃ تدل علی ھذا القول الثانی - (تفسیر کبیر صـ۱۱ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہتے ہیں کفر کے سبب اسکا شکر احسان باطل نہیں ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون کے لئے سزاوار ہے مستحق نہیں رہتا - یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ❊

> عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم قال من لایشکر الناس لایشکر اللہ - (ابو داؤد صـ۳۶ جلد ۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر) شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین ہے - اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا آپ نے کافرون کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیساکہ مومنون کا ❊

> قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اساری بدر لوکان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء لترکتھم لہ - (بخاری صـ۵۱۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرمادیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کیلئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ❊

> ثم ذکر رسول اللہ صلعم صھرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی - (بخاری صـ۴۳۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت رسالتمآب) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا - اور جب اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وكان ابو العاص مصافيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وساله المشركين ان يطلق زينب فابى فشكر له عليه السلام ذلك ولما اطلق من الاسر شرط عليه ان يرسل زينب الى المدينة فعاد الى مكة و ارسلها فلذا قال الخ (قسطلانی ص۲۶۶ ج۳)

بھیجا اوسنے اس نئے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اهل التفسير ائتمرت قريش ان يفتنوا المؤمنين عن دينهم فوثبت كل قبيلة على من فيها من المسلمين يؤذونهم ويعذبونهم فافتتن من افتتن وعصم الله منهم من شاء و منع الله تعالى رسوله بعمه ابى طالب فلما راى رسول الله صلعم ما باصحابه ولم يقدر على منعهم امرهم بالخروج الى الارض الحبشة وقال ان بها ملكا صالحا لا يظلم ولا يظلم عنده احد فاخرجوا اليه حتى يجعل الله للمسلمين فرجا۔

(معالم التنزيل ص۲۹)

وترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے باین الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانونکو جو مکہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کہال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جہونپڑیون کو بچا لیا جسکے سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری ص۴۹

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض میں کہ اس نے مکہ میں اسکے مال و اسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے میں کوشش کی ۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۳۰۹

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہیں جن میں غیر مذہب محسنوں کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیوں کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام میں ان کی تفصیل دشوار ہے ۔

شہادت نمبر ۳۴

غیر مذہب کے حق میں دعا منع ہے تو صرف دعاء مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

کفار کے حق میں دعاء مغفرت کرنے میں دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید میں بعض انبیاء سے کافروں کے لئے دعاء مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا اے خدا ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے۔ پھر جس نے ان میں سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگوں میں سے ہے اور جس نے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحیم ہے الآیۃ ۔

ربّ انّہنّ اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوچھنے والوں کے حق میں کہیں گے کہ خدا یا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہیں (یعنی تیری قدرت میں ہیں) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق مین جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہوچکنا معلوم ہو - مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہین ہے - اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت مین پائی جاتی ہے - بلکہ دعا سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احدیث مین پائی جاتی ہے جس مین اہل کتاب کے جواب سلام مین وعلیکم کہنے کا حکم ہے - جسکے معنے اسصورت مین کہ اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہین سلام تم کہین یہی بنتے ہین کہ تمپر بھی سلام ہو +

اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم -
(بخاری ص ۹۲۵)

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتدائً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس مین ابتدائً سلام کی ممانعت وارد ہے مأول ہے +

وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداءہ به للضرورۃ والحاجۃ او سبب وهو قول علقمۃ والنخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصلحون وان ترکت فقد ترک الصلحون (شرح مسلم ص ۲۱۴)

قوم بنی طے کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا جسکا ذکر شہادت امر اوّل مین ہوچکا ہے - دعا نہین ہے تو کیا ہے +

مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد ص ...)
فحیاهم واکرمهم (زاد المعاد ص ...)

قاموس مین جو لغت عرب کی کتاب ہے اور مجمع البحار مین جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہین اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کی نسبت لکھا ہے کہ خدا تجھکو زندہ رکھے - خوش رکھے - باقی رکھے عمر زیادہ کرے +

التحیۃ السلام وحیاہ تحیۃ والبقاء والملک وحیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس ص ...) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ او ملکک او فرحک او سلام علیک من التحیۃ السلام حیاہ اللہ ای احیاہ وعمرہ (مجمع البحار ص ... ج ۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احداً الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده —

(بخاری صفحہ ۵۳۹ مسلم صفحہ ۴۱۹ جلد ۲)

کرنے کے ارادے سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گہوڑا اپنے پیٹ تک زمین مین دہس گیا - اسنے کہا مین سمجھتا ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پہر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پہر جو کوئی اسکو رستہ مین ملا اس کو واپس کیا ٭

عن عبد الله بن مسعود رض قال كان انظر الى النبي صلعم يحكي نبيا من الانبياء ضربه قومه فادموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون بخاری صفحہ ۴۹۵

خون پوچہتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین ٭

آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید مین حکم سنایا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے

ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

مغفرت کرین - وہ ان کے قرابتی کیون نہون جب انکو یہہ ظاہر ہوجائے کہ وہ لوگ

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو آنحضرت صلعم نے ان کو حقین

باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین
عند القحط۔ ان قریشاً ابطؤا عن الاسلام
فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنۃ
حتی ھلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام
فجاءہ ابو سفیان فقال یا محمد جئت
تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ھلکوا
فادع اللہ عز وجل فقرأ فارتقب یوم
تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا
الی کفرھم فذالک قولہ تعالی یوم نبطش
البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد
اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط
پڑا یہانتک لوگون نے ہڈیان اور مردار
کہایا اس حالت کو پہنچکر ابو سفیان (جو
اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن
تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور
سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے
ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی
ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ
دعا کرین اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی
اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ
فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم لاواہ حلیم

دوزخی ہوچکے حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی
تھی تو اس بات کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ
خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بیزار ہوگئے۔

[illegible]

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے
اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہوسکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر
خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہوچکا ہو اس کے حق مین دعائے
مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین۔
اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا تھا دعا
مغفرت کرنا محمول ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ وعلمہ اتم۔

فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعًا و
شكا الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا
ولا علينا فانحدرت السحابة عن رأسه
فسقوا الناس حولهم - (بخاری ص ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکلا ہے کہ
مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے
دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا
کرین ✦

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے ✦

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے - کیونکہ یہ دعاء درحقیقت اپنے ہی مذہب و جان کی شرکت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے ✦

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے ✦

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث* "مَن تشبه بقوم فهو منهم" سے استدلال کیا ہے - اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے - کہ فقہا نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

* ترجمہ جیسا کہ اس حدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے ✦

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکھا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہا نے کفر لکھا ہے اور نہ اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاریٰ کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و نصاریٰ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے) لکھا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشتری یوم النیروز شیئًا لم یشتره فی غیر ذلک الیوم ان اراد به تعظیم ذلک الیوم کما تعظمه الکفرة یکون کفرًا وان فعل ذلک لاجل الشرب لا لتعظیم یوم النیروز لا یکون کفرًا - وان اهدی یوم النیروز الی انسان شیئًا ولم یرد به تعظیم الیوم وانما فعل ذلک علی عادة الناس لا یکون کفرًا - وینبغی فی هذا الیوم ما لا یفعله قبل ذلک الیوم ولا بعده ان یحترز من التشبه بالکفرة وعن الامام ابی جعفر الکبیر اذا عبد الرجل خمسین سنة ثم جاء یوم النیروز واهدی

کچھ خرید کیا اسمین اگر اسکی نیت اس دن کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اسنے اپنے کھانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہوا اور اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بہیجا اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ نہین کیا۔ صرف لوگون کی رسم و رواج کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے اجتناب بہتر ہے۔ امام ابوجعفر کبیر سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال خدا کی عبادت مین بسر کرے پہر نوروز کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یریدبہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذ اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لایکون کفرا والاولی
ان لایفعل ولا یوافقہم علی مثل ذالک
مسلم - (فتاوی قاضی خان ۲۷ ج ۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا -
اور اسکا عمل باطل ہو گیا - اور اگر کوئی
مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا
پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگوں کو دعوت
کرے - اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت
مین حاضر ہو جائے تو یہ کفر نہین - مگر
بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل مین
ان کی موافقت نکرے ٭

اور **فتاوی صغری** مین ہی چنانچہ شرح **فقہ اکبر** مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا ولم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان ارادبہ
تعظیم النوروز کفر لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم
ھو النوروز لکنہ اشتراہ لسبب
اخر من حب ومن ضیافۃ ونحوھا
فانہ لایکفر ومن اھدی یوم النیروز
الی انسان شیئاً واراد بہ تعظیم
النوروز کفر -
(شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے
خرید نہ کرتا تھا اسکے دل مین نوروز کی
تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اُس نے
کافرون کی عید کی تعظیم کی اور اگر
اُسنے اتفاقیہ کچھ خریدا اور اسکو اُس
دن کا علم نہ تھا - تو وہ کافر نہوا مین
(صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہون وہ
جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اُس
دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا
ہے تو بھی وہ کافر نہین ہوتا - اور اگر
اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھ بھیجتا ہے اور
اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا ؞

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا النوروز

> المسلم اذا اھدی یوم النیروز الی مسلم اخر شیئًا ولم یرد بہ تعظیم ذالک الیوم ولکن جری علی ما اعتادہ بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذالک فی ذالک الیوم خاصۃ ویفعلہ قبلہ او بعدہ لئلا یکون متشبہا بھولاء القوم وقد قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم۔
>
> (خزانۃ المفتیین)

کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ؞

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہار نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواردن کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوار دن کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ؞

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ؞

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جاوے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہار مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات و امن و آسایش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے
کوئی تعلق نہین ہے ؛

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو
شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق
تسلیم ہے بشرطیکہ اس شرکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ و قومی مصلحت نہو۔
اور جس حالت مین اس شرکت مین مسلمانون کے قومی فواید و مصالح ہون جیسکہ
مسرت جوبلی کی شرکت مین فواید (اسلام و اہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی
حسن ظنی اور ثبوت خیرخواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شرکت اولے
ہے۔ اور بحق اسلام و اہل اسلام مفید تر ؛

ولیکن جو اس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا
ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اولاً وہ حدیث صحیح و لایق تمسک نہین ہے
اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا
کافی سمجھتے ہین کہ اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن
ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم
بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن
بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے
کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ
بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن
مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت

عثمان ابی شیبہ ثقۃ شہیر لہ او
ہام۔ عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی
صدوق یخطئ و رمی بالقدر
تغیر۔ بآخرہ عبد الرحمن بن
ثابت المدنی مجہول
(تقریب ص۱۲۲ ص۲۲۸ و ص۲۱۲)

ہے۔ بہرحال یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ؛
ثانیاً جو اس حدیث مین تشابہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور و عادات مین مشابہہ کفار پر وارد و متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور و عادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند۔ چادر۔ کورتہ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام مخالفت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا۔ جوتا پہننا۔ سونا۔ پھرنا۔ چلنا۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا۔ ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے از انجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بسبب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے۔ جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا۔

از انجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

كان النبي صلعم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه وكان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم فسدل النبي صلعم ناصيته ثم فرق بعد۔

(بخاری صـ۸۷۵ جـ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وضو کئے ٭

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلھما (بخاری صفحہ ۸۶۳ جز ۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی ٭

فقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لھا لبنۃ دیباج وفرجیھا مکفوفین بالدیباج فقالت ھذہ کانت عند عایشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتھا وکان النبی صلعم یلبسھا۔ (مسلم صفحہ ۱۹۰ جز ۲)

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ٭

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ٭

جو فہیم مُلّا اہلحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین — وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال و عادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ؎

بالجملہ **دنیاوی** امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب کی مشابہت کفر نہین ہے — نہ انکو فقہاء نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ؎

ان دلایل و مسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجاینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچّے دل سے کیا ہے اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت و مذہب کا خلاف کیا ہے ؎

اہلحدیث کی خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر ول آزار ہونے پر دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۵ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکہا تہا اور اسمین کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا — اور یہ ثابت کیا تہا کہ یہ خطاب اس گروہ کو خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے — اور اُن کو فقہاء کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزردگی کا باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی حق مین استعمال کرتے ؛

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کرلیا ہے - اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا تسلیم فرمایا ؛

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین منقول ہوچکا ہے - اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین وہ بھی اس مضمون کی تصدیق و تائید مین معترف حق ہوگئے ہین - وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اڈیٹر سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۸ء مین بالفاظ ذیل ارشاد فرماتے ہین -

"بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین * * * * اور کتب مذکورہ بالا مین جہان کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات ہے پورا عمل کیا ہے ؛

> قال رسول الله صلعم ثلاث منجیات (الی ان قال) القول بالحق فی الرضاء والسخط - (مشکوٰۃ)

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین ۔ اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکرگذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے ۔ ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہو گیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے ۔ بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لین ۔ اور انشاء اللہ تعالے لیتے رہین گے ؛

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہو گیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے "اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہو سکتے ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین ۔ یہ وزا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہو جائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا ؛

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی ۔ آئی ۔ ای ۔ ایل ایل ڈی لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہائے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کیے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات ومربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین ٭

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات ومربیانہ توجہات ایثار ار رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے ٭

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید ومستفیض ہو رہی ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین ٭

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور ومعزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی ٭

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے ٭

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام واستحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا - کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا ٭

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جیسکہ

امیر - مالدار ❊

(۸) حضور نے ویسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا ❊

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون ۵۸ وظایف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا ❊

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھہ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس اڈریس مین بخصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون پر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) نا واقفون کو شبہہ ہو تا تھا بدرستی استدعات گورنمنٹ ہند سے رد فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی ستعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا ❊

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی انتہا پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آیندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین ؛

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے کافی الفاظ نہین پاتے ہیں لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز اڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچائے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لا وے اور ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے

آمین ثم آمین ؎

بوطن رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی

یہ اڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۹۸ء کو پیش ہوچکا لہذا اہلحدیث پنجاب اس اڈریس کی تائید مین حسب ہدایت مونی دستخط ارسال کرین — اڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط کئے ہین جنکے نام مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین —

(۱) جناب نوازش علیخان صاحب سی آئی ای لالطیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبد المجید صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب بلیس آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر — (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر … صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور — ان حضرات سے

۳ پرنٹر و پبلشر … اہلحدیث میں بھی شائع ہوا تھا — اور علاوہ دیگران کے … صاحب … دستخط اڈریس پر … نے بھی …